صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 25 اکتوبر 2021ء بمطابق 18 ربیع الاوّل 1443 ہجری بعداز دوپہر دو بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ O وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا O فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ O اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔

(ترجمہ): جب اللہ کی مدد آ جائے اور فتح نصیب ہو جائے۔ اور (اے نبیؐ) تم دیکھ لو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرو، اور اُس سے مغفرت کی دعا مانگو، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 12612، مس شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 12612 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی 2015 سے تاحال لیڈی ریڈنگ، خیبر ٹیچنگ اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس ہسپتال پشاور کے کتنے ڈاکٹروں نے ادویات سازاداروں کے خرچ پر بیرون ملک دورے کئے ہیں؛

(ب) مذکورہ ڈاکٹروں کے نام تاریخ، بیرون ممالک کے نام، ادویات ساز اداروں کے ناموں کی تفصیل بالترتیب فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت) جواب (جناب کامران خان بنگش، معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ نے پڑھا): (الف) (1) لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور:

لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور ایم ٹی آئی پالیسی کے مطابق ڈاکٹروں کا ادویات سازاداروں کے خرچ پر بیرونی ممالک دوروں پر مکمل پابندی ہے۔

(2) خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور:

یکم جولائی 2015 سے تاحال جن ڈاکٹروں نے ادویات سازاداروں کے خرچ پر بیرون ملک دورے کئے ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(3) حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور:

بطور پالیسی کسی بھی ڈاکٹر یاادارے کے دیگر طبی عملے کو دواساز کمپنیوں کے زیر اہتمام بیرون ملک دورے کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ 2015 کے متعارف ہونے کے بعد سے اب تک اس ادارے کا کوئی بھی ہیلتھ کیئر ورکر ادویات سازاداروں کے خرچ پر بیرون ملک دوروں پر نہیں گیا۔

(ب) مذکورہ ڈاکٹروں کے نام تاریخ، بیرون ممالک کے نام وادویات سازاداروں کے ناموں کی تفصل بالترتیب منسلک ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب، یہ سوال بہت Important ہے، ہیلتھ کے حوالے سے میں نے جو پوچھا ہے سر، ہیلتھ کے حوالے سے ظاہری بات ہے کہ جو ڈاکٹران صاحبان ہیں، یہ ایک مقدس پیشہ ہے اوراس حوالے سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہو سکتا ہے میرے خیال میں بہت سے ایسے ڈاکٹرز ہوتے ہیں جو صحیح معنوں میں جو خدمت کی بات ہم کرتے ہیں، وہ کرتے ہیں لیکن سر، حقیقت جو ہے وہ بالکل

برعکس ہے۔ سوال کے حوالے سے میں بات کروں گی کہ جو میں نے ایک طرف تو یہ پوچھا تھا کہ Over all جو بیرونی ممالک جو جاتے ہیں، میڈیسن کمپنیاں جو ہیں یا جتنی بھی کمپنیز ہیں، وہ ان کو بھیجتی ہیں باہر کے ممالک میں، تو جواب میں انہوں نے، ایک اس میں تو لکھا ہے کہ جی یہ پالیسی اب نہیں ہے لیکن اگر آپ دیکھیں تو خیبر میڈیکل کالج کے حوالے سے انہوں نے کہا ہے کہ "ہاں"، تو سر پالیسی تو تمام صوبے کے لئے ہوتی ہے، پالیسی جب بنتی ہے تو ایک ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ کسی مخصوص اس کے لئے نہیں بناتا۔ اس میں پھر جو ڈیٹیل مجھے دی گئی ہے سر، آپ ڈیٹیل میں بھی اگر دیکھیں تو انہوں نے مجھے یہ ڈیٹیل نہیں دی کہ اگر ایک ڈاکٹر ہے وہ باہر جاتا ہے تو وہ کس Reason کے لئے، کس Reason کے لئے، آیا وہ کسی سیمینار کے لئے جاتا ہے، وہ کچھ پڑھنے کے لئے جاتے ہیں، تمام جو انہوں نے مجھے جواب میں لکھا ہے، تمام میں Reason میں لکھا ہے Nil، تو اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ تمام ڈاکٹران جو جاتے ہیں یہ تو حکومت کو علم ہی نہیں ہے، یہ جو میڈیسن کمپنیز ہیں، ان کو وی وی آئی پی جو ٹکٹ دیتی ہیں، وی آئی پی کلاس میں ان کو وہاں پہ Accommodation دیتی ہیں اور ان کے بدلے میں ظاہری بات ہے کہ ان کو ٹارگٹ دیا جاتا ہے، وہ ٹارگٹ دیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ یہ میڈیسن، تو یہ بہت Illegal ایک طریقہ کار ہے جو اس صوبے میں ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس چیز کو اگر ہم اس سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کردیں تاکہ اس پہ ڈیٹیل سے، یہ صرف اپوزیشن کا یا حکومت کا نہیں، بلکہ یہ عوامی ایشو ہے اور اس چیز کو ضرور Highlight کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جی کامران بنگش صاحب۔ .Respond, please

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ):</u> تھینک یو مسٹر سپیکر، جو شگفتہ بی بی نے جو کوسچن کیا تھا وہ لیڈی ریڈنگ، خیبر ٹیچنگ اور حیات میڈیکل کمپلیکس کے حوالے سے تھا۔ ڈیپارٹمنٹ نے جو ان کو جواب دیا ہے وہ Over all holistic دیا ہے کہ کس کس ہاسپیٹل سے اور پھر Clearly یہ خیبر پختونخوا گورنمنٹ کی پالیسی Mentioned ہے کہ کوئی بھی ڈاکٹر جو ہے وہ ادویات سازی کمپنی کے Sponsor پہ نہیں جاسکتا۔ خیبر ٹیچنگ ہاسپیٹل اور حیات میڈیکل کمپلیکس اور جو انہوں نے پوچھا ہے، وہاں سے کوئی نہیں گیا جن کے سامنے Nil لکھا ہوا ہے وہ Private reasons ہیں، کوئی بھی شخص Privately اگر کوئی بھی ڈاکٹر یا کوئی بھی شخص Private reasons پہ جانا چاہتا ہے ملک سے باہر، تو اس کا Criteria ہے اور وہ Reason دینے کا پابند نہیں ہے کیونکہ ہر سرکاری ملازم کو سالانہ

کچھ مخصوص مدت کے لئے چھٹیاں Allow ہوتی ہیں، تو میرے خیال سے جواب تو بالکل Clear ہے کہ وہ ساری Details mentioned ہیں، اگر ان کو پھر بھی کوئی Objection ہو تو ہم یہاں پہ دے سکتے ہیں جواب۔ For the sake of clarity, Sir. آج تیمور جھگڑا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی، رات کو ان کی میرے ساتھ بات ہوئی تھی، تو وہ آ رہے تھے، آج صبح ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو مجھے یہ ایجنڈا دے دیا گیا لیکن کے پی گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے، اس پہ کوئی بھی شخص باہر ادویات ساز کمپنی کے اس پہ نہیں جا سکتا، تو انہوں نے جو تین ہاسپیٹلز کا پوچھا ہے، ان سے کوئی نہیں گیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی میڈم۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: سر، دیکھیں جو ایسے ڈاکٹران جو کہ سرکاری ڈاکٹرز ہیں، سرکاری ہاسپیٹلز میں Jobs کرتے ہیں، وہ اپنی کلینک کو تو نہیں چھوڑتے لیکن جب ان کی سرکاری ڈیوٹی ہوتی ہے تو اس دوران وہ جس طریقے سے وہ Absent ہوتے ہیں اور وہ جاتے ہیں، ہمارے پاس جی وہ، کیونکہ ہم عوامی لوگ ہیں، مجھے پتہ ہے کہ اس میں نام بھی نہیں ہیں، ایسے ڈاکٹران ہیں جو کہ جاتے ہیں، مہینے میں ایک دفعہ وہ ضرور جاتے ہیں لیکن اس میں نام نہیں ہے، لیکن یہ حکومت کی Responsibility تھی، ڈیپارٹمنٹ کی کہ وہ یہ تو کم از کم بتاتا کس Reason سے، انہوں نے تمام جو جوابات ہیں اس میں مجھے Nil لکھا ہے، اس کا مطلب ہے کہ سرکاری جو ڈاکٹرز ہیں وہ اپنی مرضی سے میڈیسن کمپنیوں کے ساتھ جو ان کی کمٹمنٹ ہوتی ہے، ان کے مطابق حکومت کو خبر نہیں ہے، تو اگر اس کو Kindly refer کر دیں۔ میں گزارش اور ریکویسٹ کرونگی منسٹر صاحب سے کہ Kindly اس کو، عوامی ایشو ہے اور میرے خیال میں یہ ہم سے زیادہ آپ لوگوں سے لوگوں کی توقع ہے کہ عوامی ایشوز اٹھائیں، تو Kindly اس کو کمیٹی میں ریفر کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔ بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان۔ بنگش (معاون خصوصی اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ)</u>: سر، جو تفصیلی جواب ملا ہے، میں اس میں، جیسا میں نے کہا کہ اگر کوئی Private reason سے جانا چاہتا ہے تو وہ اس کے اوپر Compulsion نہیں ہے اور آگے Reason بھی لکھی ہوئی ہے، ایریا بھی لکھا ہوا ہے کہ کس، لیکن اگر میڈم Insist کرتی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. Is this the desire of the House that the Question No. 12612 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 12612 is referred to the concerned Committee. Question No. 12703 of Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA is deferred. Question No. 12759, Ms. Humaira Khatoon Sahiba.

* 12759 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخواہیلتھ کیئر کمیشن کے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کے نام اور عرصہ تعیناتی کیا ہیں اوران ممبران کو دی جانے والی مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) خیبر پختونخواہیلتھ کیئر کمیشن کے بورڈ آف گورنرز کے CEO کی تقرری کس مجاز اتھارٹی کا مینڈیٹ ہے، موجودہ CEO کا نام، مدت، تعیناتی اور انہیں دی جانے والی مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) کیا خیبر پختونخواہیلتھ کیئر کمیشن کے بوڈ آف گورنرز میں حاضر سروس افسران شامل ہیں،اگر ہاں تو ان ممبران کے نام وسکیل کیا ہیں اور یہ کب سے کب تک تعینات ہوں گے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ وصحت)جواب (کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ نے پڑھا) (الف) خیبر پختونخواہیلتھ کیئر کمیشن کے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل منسلک ہے۔ تمام ممبران کا عرصہ تعیناتی تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ تمام ممبران کو بورڈ میٹنگ کے لئے بیس ہزار فی میٹنگ اور کمیٹی کی میٹنگ کے لئے فی میٹنگ دس ہزار کے حساب سے دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ جو ممبران صاحبان باہر کے اضلاع سے میٹنگ کے لئے آتے ہیں ان کی سفری اور رہائشی اخراجات کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	نام ممبران	ازتا
01	ڈاکٹر اکرام غنی	14اکتوبر 2020 20جنوری 2022
02	ڈاکٹر عبدالسبوح باچا	24جنوری 2015تا20جنوری 2022(دودور)
03	ڈاکٹر لبنیٰ حسن	14اکتوبر 2020تا20جنوری 2022
04	ڈاکٹر سبینہ عزیز	14اکتوبر 2020تا20جنوری 2022
05	جناب آدم خان صاحب	21جنوری 2019تا20جنوری 2022
05	مس صائمہ اکبر خٹک	24جنوری 2015تا20جنوری 2022 (دودور)

06	جناب عابد حیات صاحب	14اکتوبر2020تا20جنوری2022
07	نمائندہ محکمہ صحت	
08	نمائندہ محکمہ داخلی امور	
09	نمائندہ پاکستان نیشنل کونسل ایکرڈیشن اسلام آباد	

(ب): سی ای او ہیلتھ کیئر کمیشن کی تقرری ہیلتھ کیئر کمیشن کے بورڈ کا اختیار ہے، خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن کے ممبران کی تعداد برابر نہیں تھی اور بورڈ غیر فعال ہو چکا تھا، اس لئے ڈاکٹر مقصود علی کو حکومت نے اضافی چارج دے کر تعینات کیا تھا اور ان کی تعیناتی کے احکامات حکومت نے پندرہ ستمبر کو واپس کئے ہیں۔ نئے سی ای او کی تقرری کا عمل جاری ہے اور جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔ اس سے پہلے سی ای او کو مراعات ایم پی ون سکیل کے مطابق دی جاتی تھیں اور دیگر مراعات میں گاڑی اور پٹرول ٹی اے / ڈی اے کے مطابق دی جاتی تھیں اور موجودہ بورڈ نے ایم پی سکیل ختم کر کے اچ سی سی کے سکیل متعارف کئے ہیں جس پر تاحال کسی کی تعیناتی نہیں ہوئی ہے۔

(ج) خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن میں سرکاری ممبران کی تعداد تین ہے جو کہ ڈپٹی سیکرٹری محکمہ صحت، ڈپٹی سیکرٹری محکمہ داخلی امور اور ڈی جی پاکستان نیشنل کونسل آف ایکریڈیشن اسلام آباد ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا افسران کو ان کے محکمے، اپنے نمائندے مقرر کرتے ہیں اور ان کا عرصہ تعیناتی تین سال پر مشتمل ہوتا ہے۔

17. <u>REVISION OF MANAGEMENT POSITION SCALES (MP-I, MP-II, MP-III)</u>

The revised salary package, perquisites and facilities of the Management position holders' w.e.f 01-01-2014 are as follow:-

Description	MP-I					
	Existing rates as per letter dated 18-05-2002			Revised rates w.e.f 01-01-2014		
	Minimum	Increase	Maximum	Minimum	Increase	Maximum
Basic Pay	130000	10000	160000	263000	20000	324000
House rent	50000		70000	101000		142000
Utilities	6500		8000	13100		16200
MP-II						
Basic Pay	50000	7500	80000		16500	176000
House rent	30000		50000			110000
Utilities	2500		40000			8800
MP-III						
Basic Pay	35000	5500	50000		11000	11000
House rent	15000		20000			44000
Utilities	1750		2500			5500

The following perquisites and facilities admissible to the MP Scale holders in terms of Finance Divison's letter O.M No.3(7)R-4/98 dated 18-08-1998 and 01-09-1998 adopted by Government of KP vide above circular letter dated 18-05-2002 letter 18-05-2002 are also still operative.

S. No	Description	MP-I	MP-II	MP-III
1	TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of highest grade	As admissible to civil servants of the BPS-21	As admissible to civil servants of the BPS-21
2	TA/DA on domestic official duty abroad	As admissible to civil servants in category-1	As admissible to civil servants in category-II	As admissible to civil servants in category-II
3	Medical facilities	Reimbursement of medical and hospitalization charges for self, spouse, and children for treatment received at Govt: or Govt: recognized institute in Pakistan		

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس میں بس یہی دو میرے ضمنی سوالات ہیں کہ نئے CEO Sahib کی تقرری کب ہو گی اور مراعات کی جو تفصیل میں نے مانگی ہے، اس میں انہوں نے صرف پٹرول اور اس کا خرچہ تو بتایا لیکن باقی مراعات کی ڈیٹیل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ نے پڑھا): سر، ایم پی ون سکیل کی وہ Defined ہیں مراعات اور وہ ساری چیزیں۔ یہ ایم پی ون سکیل کے تحت یہ Defined criteria میں میڈم کو ڈیپارٹمنٹ سے لیکر وہ دے دونگا اور بورڈ ممبران سے بھی ہم یہ پوچھ لیں گے کہ وہ کب تک ہو جائیگا؟ بہر حال جو انہوں نے ڈیٹیل مانگی تھی وہ دے دی گئی۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں اگر سوال جب کیا جاتا ہے تو وہ اسی سوچ سے کیا جاتا ہے کہ ادھر فلور پہ اس کا جواب آنا چاہیئے، اگر فلور پہ اس کا جواب نہیں آیا تو پھر اس کو میری ریکویسٹ ہے، میری آپ سے کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ:: سر، میں آپ کو Honestly بتا رہا ہوں یہاں پہ ہر کوسچن جو ہے وہ کمیٹی میں لیکر جانا، یعنی اس میں اب کیا ہے کہ ایم پی ون سکیل، میں صرف آپ سے Annexure share کر رہا ہوں جو کہ Available ہے، اس میں پتہ ہے کہ ایم پی ون سکیل کے کب کیا طریقہ کار ہے اور جو یہ ضمنی سوالات کر رہی ہیں تو دوبارہ آ جائے، منسٹر صاحب کو دے دیں گے یا Defer کر دیں۔ ہر سوال یہاں پہ آئے اور وہ کمیٹی میں چلا جائے اور پھر ہر کوسچن کے اوپر یہ ہو کہ یہ جی کمیٹی میں چلا جائے، تو مجھے اس کی Reason سمجھ نہیں آتی، ہم نے یہاں بھی جواب دینا ہے، کمیٹی میں بھی دینا ہے، ان کو کیا وہ ہے؟ اس کے اوپر بتائیں، یہ ایم پی ون سکیل کی ساری ڈیٹیل جو ہے وہ Annexure پر ہے، آپ ذرا پڑھیں اس کو، پھر بتائیں۔

جناب سپیکر: میڈم، منسٹر صاحب صحیح کہہ رہے ہیں، دیکھیں، آگے جو ہیں ناں 17 No. Revision of Merriment Position Scale MP-I, MP-II, MP-III، تو وہ سارا دیا ہوا ہے، ون، ٹو، تھری کا آپ کا Answer تو کمپلیٹ ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، میں یہی کہنا چاہ رہی ہوں، منسٹر صاحب کی کارکردگی اور ان پہ کوئی بداعتمادی کی کوئی بات نہیں ہے لیکن میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جب سوال ہوتا ہے تو میرے خیال میں فلور پہ ہی اس کا ڈیٹیل سے جواب دینا چاہیئے لیکن تجربے کی بنیاد پہ میں آپ کو یہ کہہ رہی ہوں کہ جو بات یہاں پہ فلور پہ اس انداز میں ہوتی کہ ہم آپ کو بعد میں لیکر دے دیں گے، تو وہ میرے کسی سوال کے جواب میرے ساتھ اس طرح کا نہیں ہوا لیکن اگر منسٹر صاحب اس سے مطمئن ہیں تو بس ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 13129, Mr. Sirajuddin Sahib.

* 13129 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ضم اضلاع میں ڈاکٹروں کی بھرتی کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضم اضلاع میں کس کس شعبے سے وابستہ کتنے ڈاکٹروں کی بھرتی حکومت کے زیر غور ہے، نیز ضم اضلاع میں ڈاکٹروں کی مجوزہ بھرتیوں کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ نے پڑھا): (الف) جی ہاں، حکومت نے ضم شدہ اضلاع کے لئے AIP سکیم کے تحت ڈاکٹروں کے مختلف شعبوں کی خالی آسامیوں کی تشہیر کی تھی، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	کیٹیگری	آسامیوں کی تفصیل
1	سپیشلسٹ	ایک سو
2	ایمرجنسی میڈیکل آفیسرز	219
3	میڈیکل آفیسرز	300

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضم شدہ اضلاع میں حتمی انتخاب اور دستیابی کے بعد ڈاکٹروں کو مختلف اضلاع میں تعینات کیا گیا تھا جس کی تفصیل منسلک ہے۔ مزید یہ کہ میڈیکل آفیسرز کی باقی ماندہ آسامیاں محکمانہ سلیکشن کمیٹی کی سفارشات کے بعد ویٹنگ لسٹ سے پر کی جائیں گی جبکہ سپیشلسٹ اور ایمرجنسی آفیسرز کی باقی ماندہ آسامیوں کی دوبارہ تشہیر کی جائے گی۔

جناب سراج الدین: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سر، میرا سوال ایسا ہے کہ میں نے پہلے بھی اس ضمن میں ایک سوال کیا تھا کہ چونکہ ہمارے ضلع میں صرف ایک ہی ہسپتال ہے اور اس میں صرف ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر ہے، ابھی تک اس کی بارہ آسامیاں خالی ہیں، اس کا کوئی صحیح پتہ ہمیں نہیں چلا ہے، کیا اس کا کچھ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے؟ تو ہماری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ اگر اس کمی کو جلد از جلد پورا کیا جائے تو ہمارے لئے اور سارے علاقے کے لئے بہتر ہوگا، یہ چونکہ ہیلتھ سے متعلق ہے تو یہ سارے لوگوں کی، جو باجوڑ ضلع ہے اس میں صرف ایک ہی اے کیٹیگری کا ہسپتال ہے اور اس میں آٹھ آسامیاں خالی ہیں تو لوگوں کو بہت مشکلات ہیں تو یہ اگر ہوسکے تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ سپلیمنٹری، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ بہت Important Question ہے جو کہ سراج الدین صاحب نے کیا ہے اور اس میں میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ سپیشلسٹ کے لئے جو ایک سو Vacancies ہیں، وہ Merged area جو کہ پہلے فاٹا کا ایریا تھا تو اس میں رکھی گئی تھیں، جس میں کہ انتیس فاٹا کو دے کر اور اس کے بعد انہوں کہا کہ جی ایک Merged area کو دے کر کہا کہ جی باقی ہم Re-advertise کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، سپیشلسٹ جو ہے، سپیشلسٹ جو ہمارا ڈاکٹر ہے، وہ سر،

اگر Page No. 8 پہ دیکھیں، اورکزئی میں کوئی نہیں ہے، پھر اس کے بعد، Page No. 9 پہ دیکھیں، سید حسن خیل پہ کوئی نہیں ہے، ساؤتھ وزیرستان میں کوئی نہیں ہے، جمبالہ میں کوئی نہیں ہے، اسی طرح ڈیرہ وزیر اعلیٰ میں کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح ٹنی میں کوئی نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، باقی کے نمائندے تو موجود ہیں، اس وقت مجھے اورکزئی شاید ایک ہی نظر آرہا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ اورکزیوں کے ساتھ کیوں، کہ وہاں پہ کیا سپیشلسٹ ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے، وہاں پہ کوئی بیمار نہیں ہوتا؟ جو آپ نے سو ویکنسیاں جوائے ڈی پی میں دی ہیں، اس پہ صرف انتیس (29) جو ہیں تو وہ آپ نے Merged area کو دیکر اور آپ نے کہا کہ پھر ہم اس کو Merged area اس کو دوبارہ ایڈورٹائز کریں گے تو یہ کس لئے؟ دوسری جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے اسی ہاؤس کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں پہ سات سو یا گیارہ سو کی قرارداد Unanimously پاس ہوئی لیکن ابھی تک کوئی ڈاکٹر نہیں لیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے اس دوغلی پالیسی کا کوئی As such مجھے نظر نہیں آتا ہے لیکن اورکزئی قبائل کے ساتھ جو سنٹرل کرم میں موجود ہے، جو کہ اورکزئی میں موجود ہے، یہ اتنے پسماندہ علاقے ہیں کہ جہاں پر اگر آپ دیکھیں، پانی کا کچھ بندوبست نہیں ہے۔ وہاں پہ کوئی اور چیز ایسی نہیں ہے، وہاں پہ ڈاکٹرز نہیں ہیں، وہاں پہ آپ ڈاکٹروں کو تعینات نہیں کرتے ہیں، تو اس کا کیا بنے گا، اس سے تو بہتر ہے کہ Merged area کو دوبارہ فاٹا کا نام دیکر ان کو چھوڑ دیں تاکہ وہ جانیں اور ان کا کام جانیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ویسے نگہت اورکزئی صاحبہ کی موجودگی میں اورکزئی کے ساتھ زیادتی تو ہو نہیں سکتی، ویسے ہونی چاہیئے بھی نہیں، آپ تو۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ میری خوش قسمتی کہہ لیں یا بدقسمتی کہہ لیں کہ میں کیبنٹ میں نہیں ہوں، یقین کریں اگر میں کیبنٹ میں ہوتی اور میں اورکزئی کے علاقے کے لئے اتنا کام نہ کر جاتی یا Merged area کے مظلوم لوگوں کے لئے کہ جتنا کام Settled area میں بھی نہ ہوتا۔

جناب سپیکر: چلیں، تھینک یو۔ میر کلام صاحب، سپلیمنٹری پلیز، میر کلام صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں یہ بھی کہونگا کہ نارتھ وزیرستان کے لئے اس کو سکیم میں صرف ایک ہی سپیشلسٹ ڈاکٹر دیا گیا ہے لیکن جناب سپیکر، وہاں پہ بہت ساروں کی ضرورت ہے۔ دوسری بات میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کا وہ جو اشتہار ہوا تھا، اس میں بہت سارا عرصہ گزر گیا ہے اور اس میں بہت سارا سٹاف

ہے، Merged districts کے بہت سارے ہاسپٹلز ہیں، تو جناب سپیکر، اگر ان پہ جلدی کام ہو جائے تو میرے خیال میں وہاں کے لوگوں کے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

Mr. Speaker: Ji, Kamran Bangash Sahib, respond, please.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ نے پڑھا): سر، یہ سراج الدین صاحب کا ایک بہت Important Question ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دوسرا سر، سمجھنے کی ضرورت یہ ہے، میڈم نے جو بات کی ہے، ایک تو میں یہ بھی Clarify کرتا ہوں، اگر ان کو جو ہے، اور ہمیں نظر آرہا ہے کہ ان کو جو ماشاء اللہ سے اتنا درد ہے تو یہ ذہن میں رہے کہ فاٹا جو Erstwhile FATA ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت تھا اور اگر وہاں پہ کچھ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پچھلی فیڈرل گورنمنٹس نے وہاں پہ کچھ نہیں کیا، اس کو ہمیں Acknowledge کرنا چاہیئے اور ان میں آپ کی حکومت بھی رہ چکی ہے، تو ہمیں اس چیز کو بھی دیکھنا ہے تھوڑا سا Thoroughly، صرف موجودہ حکومت پہ ڈھائی سے تین سالوں میں سب کچھ کہنا کہ یہ ساری چیزیں ہو جائیں گی، ہو رہی ہیں، اب اس لیٹر کی میں بات بتاؤں جس کی طرف اشارہ کیا ہے میر کلام صاحب نے اور میڈم نے، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اے آئی پی سکیم کے تحت سو(100) سپیشلسٹس اے آئی پی سکیم کے تحت Allocate ہوئے ہیں، یہ ایسے نہیں بنی ہے 219 ایمرجنسی میڈیکل آفیسرز، اور میڈیکل آفیسرز تین سو ہیں، یہ میں بتا رہا ہوں جی، میں بتا رہا ہوں یہ SNE approve ہو چکی ہے، ٹھیک ہے اس میں یہ آپ اتنا تو کریڈٹ دیں ناں، کہ وہاں پہ کوئی بھی نہیں تھا، ابھی ستائیس سپیشلسٹس Already جا چکے ہیں، 54 میڈیکل آفیسرز جو ہیں وہ EMO جا چکے ہیں اور 251 میڈیکل آفیسرز جا چکے ہیں، تو یہ آپ کم از کم یہ کریڈٹ دیں، آپ جو کہہ رہے ہیں کہ جہاں پہ نہیں ہیں، وہ آپ کی بات بجا ہے، ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے، لیکن اس کو یہ دیکھنا ہے کہ اس لیول پہ ریکروٹمنٹ جو ہے وہ پبلک سروس کمیشن کے Through ہوتی ہے، پورا ایک پراسیس ہوتا ہے لیکن یہ آپ کم از کم کریڈٹ ضرور دیں کہ ان جگہوں پہ جن کی Identification میر کلام صاحب نے اور میڈم نے کی ہے، وہاں پہ ہو رہی ہے ریکروٹمنٹ، یہ لیٹر تھوڑا سا سمجھنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پہ ہم Already post کر چکے ہیں، باقی کی ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Okay. Ji, Nighat Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں جناب سپیکر صاحب، میں پوائنٹ سکورنگ نہیں کر رہی ہوں، میں پولیٹیکل پوائنٹ سکورنگ نہیں کر رہی ہوں ورنہ اس پہ مجھے بہت اچھا جواب بھی آتا تھا، اگر پہلا سوال

میرا Defer ہوا ہے تو وہ اس وجہ سے میں نے Defer کروایا ہے، میں نے اپنی مرضی سے Defer کروایا ہے کہ اللہ ان کے والد کو صحت عطاء فرمائے کہ رات کو مجھے احمد شاہ صاحب نے Call کی اور مجھے کہا کہ آپ اس کوئسچن کو جو ہے تو Defer کروا دیں، اللہ ان کے والد صاحب کو صحت دے کیونکہ وہ بیمار ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ڈھائی سال ہو گئے ہیں آپ کے پاس گورنمنٹ آئی ہوئی ہے، آپ نے اس کو Takeover کیا ہوا ہے، آپ نے اس کو آگے، ضم ہو چکے ہیں، اس کی معدنیات آپ لے رہے ہیں، اس کا جتنے بھی Resources ہیں وہ آپ لوگ استعمال کر رہے ہیں، آپ پچھلی گورنمنٹوں کو خدا کا واسطہ ہے کہ اب یہ پوائنٹ سکورنگ چھوڑ دیں، فیڈرل گورنمنٹ، پیپلز پارٹی گورنمنٹ، نواز شریف گورنمنٹ، آپ نے اپنے کام کی ہمیں ترجیح بتانی ہے کہ آپ نے کیا کیا؟ میں نے صرف Simple question کیا کہ ان جگہوں پہ ابھی تک نہیں ہے جبکہ اے ڈی پی میں Allocate ہو چکے ہیں، مجھے Simple جواب دے دیں کہ جی بھئی ایسا ہے، آپ پوائنٹ سکورنگ نہ کریں ناں، پوائنٹ سکورنگ سے یہاں پہ آپ کی برائیاں چھپ نہیں سکتی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں جی، تھینک یو نگہت بی بی، تھینک یو۔ جی سراج الدین صاحب، آپ Satisfied ہیں منسٹر صاحب کے جواب سے؟ کچھ ڈاکٹر بھیج دیئے، باقیوں کا ریکروٹمنٹ پراسیس جاری ہے۔

<u>جناب سراج الدین</u>: سر، ایسا ہے کہ ہم منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتے ہیں، ہم تو یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ہمارے یہ سوال یا قرارداد جو ہیں ناں یہ کمیٹی کے پاس جائے، کمیٹی کے پاس ہم نہیں لے جانا چاہتے کیونکہ وہ اس میں مہینے لگتے ہیں، اس چیز کے اوپر پھر ڈیبیٹ بھی نہیں ہوتی، تو ہماری منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ ہمارا جتنا بھی ہو سکے جلد از جلد، وہ ہمارا مسئلہ جو ہے وہ حل۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو آپ ہدایت جاری کریں کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکتا ہے ڈاکٹروں کی Deficiency وہاں پہ پوری کریں۔ تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13210 ، عنایت اللہ صاحب۔

* 13210 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے گزشتہ چار سالوں کے دوران مختلف محکموں کے انتظامی سیکرٹریوں کو تبدیل کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس حکومت نے اپنے دورانیہ میں کتنے انتظامی سیکٹریوں کو کتنی مرتبہ تبدیل کیا، ان کے نام اور تبدیلی کی وجوہات فراہم کی جائیں، نیز تمام سیکرٹریوں کے محکموں اور دورانیہ کی تفصیل ترتیب وار الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس حکومت نے اپنے دورانیہ میں جن انتظامی سیکرٹریوں کو گزشتہ چار سالوں میں تبدیل کیا ہے ان کے نام اور دورانیہ کی تفصیل لف ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ اور مزید برآں یہ کہ تمام انتظامی سیکرٹریوں کی تقرری اور تبادلے مفاد عامہ کے تحت کئے جاتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر انچارج سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز کی ٹرانسفرز کے حوالے سے پوچھا ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران آپ نے کتنے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز جو ہیں ان کی ٹرانسفر / پوسٹنگ کی، اور پوری لسٹ تو مجھے فراہم کی گئی ہے، مجھے اگر منسٹر صاحب ایک سوال کا جواب دیں تو پھر میں آگے مزید سوال کروں گا۔ وہ یہ کہ کیا کوئی Tenure policy ہے اور اگر Tenure policy ہے تو ایک ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری کے Tenure کا دورانیہ کیا ہے؟

Mr. Speaker: Ji, Shaukat Yousafzai Sahib, respond, please.

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شوکت صاحب، ایک منٹ، ذرا ملک صاحبہ کوئی سپلیمنٹری کر لیتی ہیں، جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سر، ایک تو بات عنایت صاحب نے پالیسی کی کر دی کہ پالیسی ہمیں بتائیں لیکن دوسری بات سر، جو میں نے یہاں پہ لسٹ میں دیکھا ہے کہ ایسے سیکرٹریز ہیں جو دو مہینے کے بعد، ایک مہینے کے بعد ان کی ٹرانسفر ہو جاتی ہے۔ سر، اس میں سب سے زیادہ جو ایشو ہے کہ اگر ہم سٹینڈنگ کمیٹی میں کسی سیکرٹری کو بلاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں جی مجھے ایک مہینہ ہو گیا، Next پھر دوسرے کو بلاتے ہیں، سر، یہ بہت زیادہ Suffer ہوتا ہے تو Kindly اس کے بارے میں تھوڑا سا بتا دیں کہ یہ پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر، یہ جو انہوں نے کوئسچن کیا ہے، اس کی تو خیر ڈیٹیل مل چکی ہے ان کو اور پورا جس نے جتنا Tenure گزارا ہے، ان سب کا ان کو مل چکا ہے لیکن ایک چیز جو انہوں نے پوچھی ہے، تو جو سول سرونٹس ایکٹ ہے، سیکشن 10 جناب سپیکر، اس پہ کسی بھی آفیسر کو کسی بھی پوسٹ پہ تعینات کیا جا سکتا ہے۔ دوسرا یہ کہ جو Above eighteen پوسٹیں ہوتی ہیں تو وہ سی ایم کا اختیار ہوتا ہے اور دوسری بات یہ ہے سر، کہ جو پالیسی انہوں نے پوچھی ہے تو دو سال کی پالیسی ہے زیادہ سے زیادہ، لیکن کم سے کم اس میں کوئی ذکر نہیں ہے، تو اس لئے میں ان کو یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جی دو سال کی پالیسی ہے تو کیوں اس پہ عمل نہیں ہو رہا ہے؟ تو یہ زیادہ سے زیادہ دو سال کی پالیسی ہے، کم سے کم اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ: انہوں نے ایسا مسئلہ پیش کیا ہے کہ یہ حکومت کی Sweet will پہ ہے کہ کسی وقت ان کو اٹھا دیتی ہے، ٹرانسفر/پوسٹنگ پالیسی یہ ہے، اس کی Spirit یہ ہے، وہ تو ظاہر ہے دیکھنا پڑے گا کہ دو سال ہے، تین سال ہے، اس پہ میں مطلب اس پہ میں ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتا، ٹرانسفر/ پوسٹنگ کی پالیسی کی Spirit یہ ہے، پی ٹی آئی کے منشور کا بھی یہ تھا، عمران خان کا جو Change کا Slogan تھا، اس کا بھی یہ تھا کہ ہم افسران کو Tenure security دیں گے، اس وجہ سے دیں گے کہ وہ اگر Tenure security ان کو نہیں دیں گے تو وہ Deliver نہیں کر سکیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، جب انرجی جیسے اہم ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو، آٹھ سیکرٹریز کو آپ ساڑھے تین سال کے دوران Change کرتے ہیں، جب ہیلتھ جیسے Important department کے چھ سیکرٹریز کو اور پانچ سیکرٹریز کو آپ Change کرتے ہیں، جب ہائر ایجوکیشن جیسے Important department کے چھ سیکرٹریز کو آپ ساڑھے تین سالوں کے اندر Change کرتے ہیں، جب انفارمیشن کے آپ سات سیکرٹریز کو Change کرتے ہیں، Inter Provincial Coordination کے آپ سات سیکرٹریز کو آپ Change کرتے ہیں اور ایریگیشن کے آپ چھ کو Change کرتے ہیں، لیبر ڈیپارٹمنٹ کے آپ سات کو Change کرتے ہیں، اور جس طرح بی بی نے بتا دیا، آپ ایک سیکرٹری کا Tenure اور دورانیہ ایک مہینہ اور دو مہینے بھی نہیں چھوڑتے ہیں، تو اس سے کونسی گورننس بہتر ہوگی، اس سے کونسی بہتری آئے گی؟ یہ سوال بڑا Important ہے اور سچی بات یہ ہے کہ صرف لسٹ فراہم کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا، یہ گورننس

کا سیریس ایشو ہے، یہ اگر میں ڈپٹی کمشنر کے حوالے سے اسی ماڈل پہ ایک سوال کرونگا تو اس سے بھی برا ہوگا، میں ڈی پی اوز کے حوالے سے سوال کرونگا تو اس سے بھی برا ہوگا، اس لئے جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو Clarity کے ساتھ، Clarity کے ساتھ ایک ٹرانسفر پوسٹنگ پالیسی اور اس پہ عمل درآمد کو یقینی بنانا چاہیئے، اگر حکومت ایک سیکرٹری کو ہٹاتی ہے That should be with cogent reason لیکن تو ایک ڈیپارٹمنٹ کے اندر نہیں کیا گیا، تو Contentiously ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر یہ کام کیا گیا ہے، تو آپ کیسے سیکرٹریز سے Delivery چاہتے ہیں؟ تو میرا تو یہ خیال ہے کہ اس پہ کوئی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کا کوئی Input چلا جائے، یہ Properly briefing دیں اور اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے اسٹیبلشمنٹ اس پہ بریفنگ دے کہ آپ Future کے اندر کیا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپ کے ٹرانسفر پوسٹنگ پالیسی کیا ہے؟ یہ سارے وہ ڈیٹیلز ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ان کو ڈسکس کیا جا سکتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ جی شوکت صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: شکریہ جناب سپیکر، اس میں لیبر ڈیپارٹمنٹ کا تو میں بتا دوں کہ اور بھی کئی اس طرح سیکرٹریز ہیں جو پچھلے اس میں اپنی ٹریننگ کے لئے بھی گئے ہیں، ان کو بھی جانا پڑتا ہے، اس کی وجہ سے بھی کافی Reshuffling ہوئی۔ دوسرا یہ ہے کہ دیکھیں جناب سپیکر، یہ اختیار اس اسمبلی نے دیا ہے چیف منسٹر کو، تو اگر آپ کہیں کہ جی واپس آئیں اور سٹینڈنگ کمیٹی میں وضاحت کریں کہ جی یہ، تو وہ تو آپ کو پہلے اس اختیارات کو، اگر آپ چیلنج کرنا چاہتے ہیں تو اختیارات کو چیلنج کرلیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: لیکن اس وقت جو ہے وہ چیف منسٹر کے پاس اختیار ہے اور آپ کی جو پالیسی ہے جو اسمبلی نے منظور کی ہے، اس میں یہ کہ دو سال میں زیادہ سے زیادہ، دو سال کم سے کم اس میں ذکر نہیں، آپ اس کو لیکر آجائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کوئی Mentioned نہیں ہے، کم از کم Mentioned نہیں ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: دیکھیں، اس طرح نہیں ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو سال ہے، یہ Basically ٹرانسفر پوسٹنگ پالیسی کی Spirit یہ ہے کہ آپ ایک آفیسر کو Tenure security دیں گے تب ہی وہ Deliver کریگا، آپ کی گورننس بہتر ہوگی، یہ آپ کی پارٹی کی پالیسی کا Corner stone تھا، ظاہر ہے

آپ اس کو بالکل نہ بھیجیں سٹینڈنگ کمیٹی، مجھے اس سے کیا ہوگا، میں ایک تو گورننس ایشو کو Raise کر رہا ہوں کہ یہ پورا ریکارڈ ہے آپ کا، آپ کے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز کا پورا ریکارڈ ہے کہ اس طریقے سے آپ دو دو مہینے، چار چار، پانچ پانچ مہینے سیکرٹریز کو ٹرانسفر کرتے رہے ہیں، اس سے گورننس کیسے بہتر ہو؟

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ کوسچن نمبر 13177، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔ نہیں ہیں، جناب شفیق آفریدی کو سچن نمبر 13394، نہیں۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

13177 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں کھیل کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مردان ڈویژن میں کن کن مقامات پر کتنے کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں، کتنے مکمل ہو چکے ہیں، مذکورہ ڈویژن میں مقامات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ ضلع وائز فراہم کی جائے۔

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مردان ڈویژن میں کھیل کے میدانوں کی تفصیل درج ذیل ہیں:

مردان سپورٹس کمپلیکس	مکمل ہے۔
طورو پلے گراؤنڈ	مکمل ہے۔
مایار پلے گراؤنڈ	مکمل ہے۔
ہوتی پلے گراؤنڈ	مکمل ہے۔
باجوڑ کورونہ تخت بھائی	مکمل ہے۔
کالج پلے گراؤنڈ تخت بھائی	مکمل ہے۔
پیر آباد پلے گراؤنڈ	سول سوٹ۔
ہاتھیان منی سپورٹس کمپلیکس	مکمل ہے۔
شموزئی پلے گراؤنڈ	مکمل ہے۔
بیزو خرکئی پلے گراؤنڈ	مکمل ہے۔
تحصیل پلے گراؤنڈ کاٹلنگ	کورٹ کیس۔

رستم سپورٹس کمپلیکس کام جاری ہے۔

نارشک پلے گراونڈ خالی پلاٹ۔

تحصیل پلے گراونڈ گڑھی کپورہ طورو قاسم میرہ، ابھی منظور ہوا۔

<u>تحصیل صوابی:</u>

صوابی سپورٹس کمپلیکس۔

تحصیل پلے گراونڈ، رجڑ۔

تحصیل پلے گراونڈ، صوابی۔

تحصیل پلے گراونڈ، ٹوپی۔

تحصیل پلے گراونڈ، لاہور۔

تحصیل پلے گراونڈ، کالابٹ۔

تحصیل پلے گراونڈ، پابانی۔

بیڈمنٹن ہال کی تعمیر پابانی پلے گراونڈ۔

بیڈمنٹن ہال کی تعمیر لاہور پلے گراونڈ۔

کرکٹ اکیڈمی کی تعمیر پلے گراونڈ باجہ۔

کرکٹ اکیڈمی کی تعمیر پلے گراونڈ کالابٹ۔

کرکٹ اکیڈمی کی تعمیر پلے گراونڈ زیدہ۔

13394 _ <u>جناب شفیق آفریدی:</u> کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کورونا ویکسین کے لئے مالی سال 2020-21 اور 2021-22 میں کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا؛ نیز مختص کیئے گئے فنڈ میں سے اب تک کتنا خرچ ہوا ہے تفصیل فراہم کی جائے۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت):</u> (الف) کورونا ویکسین کے مالی سال 2020-21 اور 2021-22 میں نہ ہی کوئی رقم ریلیز ہوئی اور نہ ہی کوئی فنڈ مختص کیا گیا۔

اراکین کی رخصت

<u>Mr. Speaker</u>: Leave Applications: Janab Muhammad Atif Khan Sahib, Minister, for ten days, from 25th October to 3rd November; Mr. Shakeel Khan Sahib, Minister, for today; Mr. Anwar Zeb Khan, Minister ,for today; Mr. Muhammad Iqbal Khan,Minister,

for today; Mr. Sardar Hussain Babak Sahib,MPA, for today; Mr. Shah Muhammad Khan Sahib, Minister, for today; Mr. Mehmood Bitini Sahib, MPA, for today; Syed Fakhar Jehan Sahib,MPA, for today; Mr. Muhammad Zahir Shah Sahib,MPA, for today; Mr. Taj Tarand Sahib, Special Assistant, for today; Mr. Nazir Ahmad Abbasi Sahib, MPA, for today; Mr. Abdul Karim Khan Sahib, Special Assistant, for today; Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib,MPA, for today; Mr. Akbar Ayub Khan Sahib, MPA, for today; Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib, MPA, for today; Mr. Aaqib Ullah Khan Sahib,MPA, for today; Mr. Muhammad Ibrahim Khattak Sahib, MPA, for today; Mr. Riaz Khan Sahib, Special Assistant,for today; Sardar Muhammad Yousaf Zaman Sahib, MPA, for today; Sardar Ranjeet Singh Sahib,MPA, for today; Janab Wazir Zada Sahib, Special Assistant, for today.

Is this the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

تحریک استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5, 'Privilege Motions': Sahibzada Sanaullah Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 166, in the House. Sahibzada Sanaullah Khan Sahib.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرے حلقہ نیابت میں روزمرہ کے امن وامان کے واقعات میں پولیس اہلکار ملوث پائے جاتے ہیں جس کی وجہ لوگوں کو بے جاتنگ کرنا ہے، جس سے امن وامان کے مسئلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ان ہی مسائل کی وجہ سے میں نے تھانہ جاگرام دیراپر کے ایس ایچ او فرہاد علی کو بار بار فون کیا تاکہ ان سے ضروری مسئلے پر جوکہ امن وامان سے متعلق تھا، بات کر سکوں لیکن تھانہ میں موجود ہونے کے باوجود میرا فون سننے کو تیار نہ تھا اور بار بار اصرار کے باوجود دوسرے اہلکار کی زبانی جواب دیئے جارہا تھا کہ میں مصروف ہوں۔مذکورہ آفیسر کے اس رویئے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس پر بحث کر کے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، میں کیونکہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، بالکل میں، میری ہمدردی ان کے ساتھ ہے اور ہمیں کوئی اعتراض بھی نہیں ہے لیکن جو ایس ایچ او کا جواب آیا ہے کہ دیر بالا وہاں پہ کوئی جو علاقہ ہے، اس میں وہ کہہ رہے تھے کہ اس وقت فائرنگ ہوئی تھی اور کچھ لوگ ہم نے گرفتار کئے تھے دیہہ تلاؤ میں اور اس وقت جو ایم پی اے صاحب ہیں یا کچھ اور ہیں، وہ پیپلز پارٹی کے بھی کچھ لوگ تھے، وہ چاہتے تھے کہ ان کو رہا کر دیں، تو اس لئے انہوں نے کہا کہ میں Avoid کر رہا تھا اس کو لیکن Any how اگر یہ کہتے ہیں تو یہاں پہ پولیس آفیسرز بھی موجود ہیں، اگر اس بات سے یہ Satisfied ہیں کہ جی وہ کہہ رہا ہے جی میں یہ غلطی مانتا ہوں کہ میں نے اس لئے فون نہیں اٹھایا لیکن ان کو فون اٹھانا چاہیئے تھا، یہ معزز ممبر ہیں، اگر وہ ان سے بات کرنا چاہتے تھے، ان کا جو مؤقف ہے وہ یہ کہ میں اس لئے نہیں اٹھا رہا تھا کہ جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان کا تعلق پیپلز پارٹی سے تھا اور وہ پریشر ڈال رہے تھے کہ ان کو رہا کیا جائے لیکن بہر حال یہ کوئی جواز نہیں ہے جناب سپیکر، میں بالکل ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اگر یہ بیٹھنا چاہتے ہیں تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہاں پر Concerned SHO آیا ہوا ہے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: ایس ایچ او تو نہیں آیا لیکن جو Concerned police officers ہیں وہ موجود ہیں، وہ کہہ رہے ہیں جی، کہ ہر قسم اس کے لئے تیار ہیں لیکن Otherwise اگر یہ کہتے ہیں کہ نہیں میں Satisfied نہیں ہوں تو پھر بھی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ شوکت صاحب کا میں مشکور ہوں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کہ وہ پیپلز پارٹی سے Belong کرتے تھے، میں اس کو رہائی، ایسی بات ہے نہیں جناب سپیکر صاحب، آپ کو پتہ ہے دیر اپر میں ایک دو مہینے میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں اور کتنی جانیں ضائع ہوئی ہیں، یہ اس میں اکثریت پولیس کی کوتاہی ہے۔ وہ مجھے سن تو لیتے، آٹھ دس دفعہ فون میں نے کیا اس کے نمبر پر، وہ موبائل نمبر نہیں اٹھا رہا تھا، اس کے آفس کے نمبر پر، تھانے کے نمبر پر میں نے Call کی، دوسرے کمرے میں بیٹھا تھا، اس کو کہتا ہے کہ میں فارغ نہیں ہوں، اگر میں کوئی غلط بات اس کو کہتا تو ظاہری بات ہے وہ نہ مانتے۔

جناب سپیکر: چلیں، بس کرتے ہیں، اس کو اب کرتے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: بات تو سنئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 166 may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Yes have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب اختیار ولی: محترم سپیکر صاحب، یہ میرے بھائی نے جس طرح تحریک استحقاق پیش کی ہے، اس طرح پہلے بھی پیش ہو چکی ہیں، بد قسمتی ہے، یہ میں آپ کے سامنے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پریولج کمیٹی کی کوئی میٹنگ ہی نہیں ہوتی، وہاں پہ جو ہماری کمیٹی کو ہیڈ کرتے ہیں، ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب، ان کے کسی ممبر کے ساتھ Reservations ہیں کہ جب تک وہ کمیٹی میں ہو گا تو میں میٹنگ نہیں بلاتا، تو برائے مہربانی آپ ان چیزوں کو خود Look after کریں، اس کو چیک کریں Otherwise یہ اگر حالت رہی ناں تو میں آپ کو بتادوں کہ کسی بھی پریولج موشن کی کوئی بھی وہ، کسی بھی انجام تک نہیں پہنچے گی۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، آپ اور کامران بنگش صاحب اس ایشو کو آج Resolve کریں، ٹھیک ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دونوں وزیر اکٹھے اس پر کام کریں تاکہ یہ ایشو Resolve ہو جائے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Ms. Rehana Ismail Sahiba, to please move her adjournment motion No. 362, in the House

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ صوبے میں ڈینگی وباء بے قابو ہو رہی ہے، ہسپتالوں پر جہاں سے پہلے کورونا وباء کا بوجھ ہے، وہیں اب ڈینگی کے مریض لائے جا رہے ہیں جبکہ ہسپتالوں کے پاس اب مزید جگہ اور سہولیات میسر نہیں ہیں۔ دوسری طرف لوکل انتظامیہ بھی بے حسی کا مظاہر کر رہی ہے اور اس مرض کی روک تھام میں سنجیدہ نہیں ہے۔ آگاہی مہم، سپرے اور صفائی کی مہم کہیں بھی نظر نہیں آ رہی ہے۔ جناب، اس کو بحث کے لئے Admit کرنے کی درخواست کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ ڈینگی کا ایشو پچھلی گورنمنٹ میں آیا تھا، اس کو بڑے بہترین طریقے سے Tackle کیا گیا، اس کے بعد کورونا کی صورتحال ہم نے دیکھی جس نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھا لیکن یہاں پر بڑے اچھے طریقے سے Manage ہوا، تو ڈینگی کے حوالے سے میں کہونگا کہ کافی انتظامات ہیں لیکن اگر بحث کرنا چاہتے ہیں تو اچھی بات ہے، یہ تو اسمبلی ہے، اگر اسمبلی میں ہر ممبر اپنا اظہار رائے کرنا چاہتا ہے اس حوالے سے، تو ان کو حق حاصل ہے، بالکل میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ اگر کرنا چاہتے ہیں تو۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Yes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please move his call attention No. 2081, in the House.

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you very much, honorable Speaker. Before I present this, کہ اس پہ بات کروں، کال اٹنشن پہ، میں اس ہاؤس کی طرف سے، خیبر پختونخوا کے عوام کی طرف سے، پوری پاکستانی قوم کی طرف سے پاکستانی ٹیم کو کل کی شاندار فتح پر مبارکباد دیتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ وہ اسی طرح اپنی پرفارمنس جاری رکھے گی۔ شکریہ سر۔ سر، یہ مسئلہ ہے کول مائنز کا، کول مائنز میں سر، اس وقت ہمارے شانگلہ ضلع، بونیر، سوات۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھ لیں، نوٹس پڑھیں پہلے۔

جناب اختیار ولی: میں پڑھ لیتا ہوں جی۔ میں وزیر برائے معدنیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ملک بھر کے کوئلہ مائنز میں زیادہ تر مزدوروں کا تعلق ضلع شانگلہ سے ہے جو کہ ایک غریب اور پسماندہ ضلع ہے لیکن بدقسمتی سے کوئلے کی کانوں میں معقول حفاظتی اقدامات نہ ہونے کی وجہ سے اکثر کام کے دوران مزدور اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ حکومت کوئلہ کی

کانوں میں کام کرنے والوں کو سیکورٹی فراہم کرے اور اس کے ساتھ ساتھ تمام کوئلہ مزدوروں کو ورکر ویلفیئر بورڈ کے ساتھ رجسٹرڈ کرے تاکہ کسی ناگہانی حادثہ کی صورت میں شہید مزدوروں کے ورکر ویلفیئر فنڈ سے بلا تاخیر معاوضہ کی ادائیگی کو ممکن بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

Mr. Ikhtiar Wali: Mr. Speaker, let me.

جناب سپیکر: جی اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: سر، آپ مجھے بہت جلدی جلدی Windup کرتے ہیں۔ سپیکر صاحب، اس صنعت سے، (مداخلت) آپ رہنے دیں، میں آپ کو پھر بعد میں بتاتا ہوں، وہ جس طرح آپ کہہ رہی ہیں اس طرح نہیں ہے، تیس ہزار تقریباً، تیس ہزار کے قریب اس سے مزدور ہمارے صوبے کے وابسطہ ہیں جو ضلع شانگلہ، بونیر، سوات، باجوڑ، دیر اپر، دیر لوئر تقریباً تمام قبائلی اضلاع کے جتنے ہمارے مزدور ہیں، وہ اس شعبے سے وابسطہ ہیں۔ بد قسمتی سے ابھی کول مائنز کے مزدوروں کو EOBI کے ساتھ Employees Old Age Benefit Institute اس کے ساتھ ان کو رجسٹرڈ نہیں کرایا گیا، کیوں؟ کیونکہ اس میں جو مالک ہیں، لیز ہولڈرز، وہ اپنے پیسے بچاتے ہیں، انہوں نے مزدوروں کو سستے ریٹ پہ رکھا ہوا ہے، جو سرکاری اجرت ہے اکیس ہزار روپے، وہ ان کو نہیں ملتی، وہ اس کو بچانے کے لئے ان کی رجسٹریشن نہیں ہوتی، Maximum مزدور، بیشتر مزدور جتنے بھی ہیں ان کے پاس رہنے کا کوئی سہل، کوئی معقول بندوبست لیز ہولڈر ان کو فراہم نہیں کرتا، زخمیوں کو اس کے مطابق ان کا پیکج نہیں ملتا، جتنے متاثر ہوتے ہیں، ورکرز ویلفیئر فنڈ میں اربوں روپے کا فنڈ پڑا ہوا ہے، تقریباً چوبیس ارب روپے کا اس سے ہم ان کی ٹھیک ٹھاک مدد کر سکتے ہیں، ان کے لئے جو شہداء ہیں، ان کا جو زخمی ہو جائیں کام کے دوران، ان کے لئے پھر ان کو جہیز فنڈ، ان کو تعلیمی فنڈ، ان کو رہائش کی سہولیات، پینے کا پانی، ان کو بہت کچھ مل سکتا ہے۔ یہ چونکہ ہمارے منسٹر صاحب بھی شانگلہ سے تعلق رکھتے ہیں تو میں تو کہتا ہوں کہ یہ تو چاہیئے ان کو تھا کہ یہ اس پر کوئی بڑا اچھا کام کرتے لیکن اس میں یہاں پہ۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، اس شعبے سے وابستہ Maximum مزدوروں کا تعلق ضلع شانگلہ سے ہے اور آنریبل منسٹر بھی شانگلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس میں ان کے لئے کوئی اچھے قوانین

بنتے، ان کو تحفظ فراہم کیا جاتا، میں اب بھی ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو Take up کریں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ شانگلہ کے مزدور درہ آدم خیل میں پندرہ پندرہ، بیس بیس لوگوں کی لاشیں، کوئٹہ میں جہاں آپ دیکھتے ہیں، یہ مزدور بے چارے مارے جاتے ہیں، شہید ہو جاتے ہیں اور ایک ہمارے صوبائی صدر امیر مقام صاحب جہاں دیکھیں وہ وہاں پہنچ جاتے ہیں اور ان کی لاشیں وہاں سے اٹھا کر اپنے خرچے پر اپنے ضلع میں وہ پہنچاتے ہیں، تو یہ انتظام حکومت کا ہے، اس کو باقاعدہ Systematic ہونا چاہیے، ان مزدوروں کا اس کے لئے کوئی، میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کو ایک Compulsion لگائی جائے کہ EOBI کے ساتھ ان کی رجسٹریشن لازمی قرار دی جائے اور تمام جتنے اس میں مزدور شامل ہیں، ان کو جملہ جتنے ان کے حقوق ہیں، جہیز فنڈ کے، شہداء فنڈ کے اور جتنی گرانٹس ہیں، ان کی Living کے لئے، رہنے کے لئے، پینے کے پانی کا، تو اس میں کوئی ایکشن جو ہو وہ ضرور پھر ہم سراہیں گے اور یہ ان کو کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker:</u> This is the call attention; the man has explained well; let's take the answer from the Minister.

جی چلیں آپ بات کرلیں، ہر بات پہ ہی کوئی بات تو نہیں کرتا، چلیں کرلیں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اس پر ایک کال اٹنشن میرا آیا تھا، ایڈجرنمنٹ موشن بھی آئی تھی اور آپ نے یہاں سے رولنگ بھی دی تھی اس پہ کہ اس کو رجسٹرڈ بھی کرائیں، اس کی Death compensation کا مسئلہ حل کریں اور آپ نے ایک کمیٹی بھی بنائی تھی سر، اس کے بھی ڈیڑھ سال، دو سال ہوگئے، نہ اس کمیٹی کے ممبران کو آپ نے وہ Clear کر دیا کہ کون جائے گا کوئٹہ اور حیدر آباد اور ہمارے منسٹر صاحب نے ہم سے وعدہ بھی کیا تھا کہ میں آپ کے ساتھ جاؤنگا۔ شوکت یوسفزئی صاحب کو یاد ہوگا، ان کے حلقے کے بھی لوگ ہیں، دیر کے سینکڑوں لوگ متاثر ہیں لیکن سر، آپ نے رولنگ دی، اس کے باوجود ابھی تک اس پر کچھ کام ہوا نہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> سیکرٹریٹ وہ رولنگ بھی مجھے Provide کرے اور وہ جو کمیٹی کا ہم نے کہا تھا وہ بھی Provide کریں، اس کی جو Proceedings ہوئی ہے وہ بھی مجھے Provide کی جائے۔ جی منسٹر صاحب، عارف احمد زئی صاحب۔

جناب محمد عارف (معاون خصوصی معدنیات و معدنی ترقی): شکریہ جناب سپیکر۔ سر، دو تین باتوں کا ذکر کیا گیا ہے یہاں پہ، ایک تو سیفٹی کے حوالے سے ہے، تو اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ جو انسپکٹر آف مائنز ہوتے ہیں ہر ضلعے میں، ان کو اختیار ہوتا ہے اور وہ وقتاً فوقتاً ہر مائنز کی انسپکشن کرتے ہیں، جہاں پہ کوئی مسئلہ، کوئی ایشو ہو، ایس او پیز کے مطابق نہ ہوں، تو وہ اس کو نوٹس کرتے ہیں اور اس کے بعد کئی ایک ایسے ہیں جن کو ہم نے Seal کیا ہے تاکہ وہ Rectify کر لیں اور دوسری بات جو انہوں نے کی کہ کیوں ان کو معاوضہ نہیں ملتا؟ تو جناب سپیکر، ان کو معاوضہ ملتا ہی نہیں ہے، وہ کمیشن پر کام کرتے ہیں، اگر کوئی Owner، leasee یا کوئی بھی اس کو پچاس سیلری بھی Offer کرے تو کیا یہ اکیس ہزار Minimum ہے اس پر وہ کام نہیں کریں گے؟ بلکہ ان کا جو ہے وہ کام کمیشن پہ ہوتا ہے، تو اس سے کئی گنا وہ زیادہ کماتے ہیں اور دوسرا سر، جو انہوں نے کہا کہ پندرہ سولہ لاشیں آتی ہیں، تو یہ سر، ابھی کی بات نہیں ہے، یہ اس وقت کی بات ہے جب Merging نہیں ہوئی تھی، ڈسٹرکٹس جو ہیں ہمارے ساتھ Merged نہیں تھے اور وہ اس وجہ سے بھی نہیں، وہ اس کی وجہ بھی کوئی اور تھی، وہ Militancy کی وجہ سے پندرہ سولہ لاشیں اور وہ شوکت صاحب نے اس پر کافی محنت کی، سی ایم صاحب سے بات کی، مختلف اداروں سے بات کی، آئی جی صاحب سے پروٹیکشن کے حوالے سے بات کی اور اس کے بعد وہ لاشیں نکالی گئیں، ان کو پھر Compensation بھی دی گئی اسی حکومت میں، حالانکہ یہ کوئی 2010 کی بات ہے، ابھی ہم اس پہ کام کر رہے ہیں جو Merged districts ہیں، Settled districts میں الحمد للہ کوئی ایسا ایشو نہیں ہے، تھوڑے بہت آتے ہیں لیکن وہ قدرتی آفات، قدرتی حادثے ہوتے ہیں اور وہ ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن Merged districts میں جو مسئلے ہیں، ان کو ہم رفتہ رفتہ Rectify کرتے ہیں اور ساتھ ہی جو رجسٹریشن کی انہوں نے بات کی، تو ہم نے Online رجسٹریشن شروع کی ہے اور تقریباً بارہ ہزار تک لوگ رجسٹرڈ ہوئے، مزدور لیکن مزدوروں میں مائنز کے ورکرز ہوتے ہیں، وہ اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ ایک مہینہ یہاں پر کام کیا، دوسرے مہینے وہ بلوچستان میں چلا جاتا ہے، تو اس لئے Permanent registration ممکن نہیں ہے، مطلب اگر وہ Permanent کسی Leasee کے ساتھ کسی مائن میں کام کر رہا ہوتا تو اس کی رجسٹریشن بہت آسان تھی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آج وہ درہ آدم خیل میں ہوتے ہیں تو کل وہ بلوچستان میں ہوتے ہیں، تو حکومت اس پہ مسلسل Working کر رہی ہے اور ان شاء اللہ رجسٹریشن مکمل ہو جائے گی اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کو EOBI کے ساتھ بھی رجسٹرڈ کریں، ساتھ ہی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: شکریہ جی، میں مشکور ہوں، انہوں نے بات کی کیونکہ شانگلہ کے حوالے سے بات کی، سوات میں اور بونیر کی کافی Seventy percent جو ہماری یوتھ ہے، وہ کول مائنز سے Related ہے اور بدقسمتی سے جو وہاں پہ کافی ایشوز رہے اور اب کوشش یہ ہو رہی ہے کہ ہم امنڈمنٹ بھی، میں پچھلے دنوں لیکر آیا ہوں اس میں، اب EOBI کے ساتھ رجسٹریشن انہوں نے کہا، سوشل سیکورٹی کے ساتھ رجسٹریشن کو ہم لازمی کر رہے ہیں اور میں منسٹر صاحب کے ساتھ بھی میری دو تین میٹنگز ہماری ہو چکی ہیں اور ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ ان کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ اپنے جو لیز ہولڈرز ہیں، ان کو پابند کرے کہ وہ اس فارم کے اوپر دستخط کریں کیونکہ فارم پر دستخط کرنا لیز ہولڈر کا کام ہوتا ہے اور اسی پہ ہم کام کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے بات کی، میرے بھائی اختیار ولی صاحب نے، یہ بالکل انہوں نے صحیح کہا لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب یہ Merger نہیں ہوا تھا اور وہاں پہ غیر قانونی بہت زیادہ مائنز وہاں پہ کام کر رہے تھے اور اس میں اکثر حادثات بھی ہوتے تھے، اب اس کو Stream line کیا جا رہا ہے، جتنے بھی کیونکہ Merged area کے جو ہیں، وہ Identify ہو چکے ہیں اور اس میں کافی کام بھی ہو رہا ہے اور کوشش یہ ہو رہی ہے کہ جو ایس او پی، جو کہ پوری دنیا کے اندر ہے کہ ان کو تحفظ دے دیا جائے اور سیف مائننگ کا جو Concept ہے، وہ اس کو وہاں پہ Implement کیا جائے تو ان شاء اللہ تعالی کوشش ہو رہی ہے، ان کو رجسٹرڈ کرنے کی بھی اور ساتھ ساتھ یہ کہ ان کو تحفظ دینے کیلئے سب سے جو Important چیز ہے ایسی کوئی مائنز کو ہم Allow نہیں کریں گے جو تحفظ نہ دیتی ہو اور جو غیر قانونی طریقے سے چلے، ان کو کسی صورت ہم Allow نہیں کریں گے۔

Mr. Speaker: Mir Kalam Khan Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 2113, in the House.

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ انتظامیہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ شمالی وزیرستان میران شاہ کی سول کالونی میں بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے رہائش کیلئے کوارٹرز کم پڑنے لگے ہیں، سول کالونی میران شاہ میں مختلف نان لوکل آفیسرز اور اقلیت برادری کی رہائش کیلئے کوارٹرز کمی کی وجہ سے طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ کال اٹنشن میں نے اس لئے لایا ہے کہ ہمارے نارتھ وزیرستان میں بہت سارے باہر کے نان لوکل آفیسر آتے ہیں تو اس کیلئے بھی سول کالونی میں وہ رہتے ہیں اور ہماری اقلیت برادری ہے، وہاں پہ وہ

بھی ہماری سول کالونی میں رہتے ہیں، تو جناب سپیکر، وہ پہلے ہی سے 1976 میں میرے خیال میں وہ سول کالونی بنی ہے تو اس کے بعد اس میں ابھی تک اور کوارٹرز نہیں بنے ہیں، تو اس لئے میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ وہاں پہ حالات بھی نارمل نہیں ہیں کہ روزانہ کی بنیاد پر Settled districts سے ہمارے آفیسرز وہ وہاں پہ آنا جانا کریں تو ان کیلئے اگر ایک الگ کالونی بنائی جائے تو جناب سپیکر، وہ Without any hesitation اپنی ڈیوٹی بھی دیں گے اور ہماری اقلیت برادری کے جو مسئلے بڑھ رہے ہیں، اس کی آبادی بڑھ رہی ہے، تو اس کی تکلیف بھی ختم ہو جائے گی۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، جی۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، ایشوز ہیں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ہماری ینارٹی کا جو فنڈ ہے یا اے ڈی پی کا جو ہے، وہ Next اس میں ہم کوشش کریں گے کہ اس کو، کیونکہ 1976 کی وہ ہے اور ابھی تک اس میں Improvement نہیں ہوئی، تو ہم کوشش کریں گے ان شاء اللہ کہ آئندہ اس کو بجٹ میں شامل کر دیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, thank you.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا معدنیات مجریہ 2021 کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 08, Introduction of the Bill: Special Assistant to Chief Minister, for Mines and Minerals, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Amendment) Bill, 2021, in the House. Arif Ahmadzai Sahib.

<u>Mr. Muhammad Arif (Special Assistant for Mines & Minerals):</u> Mr. Speaker, I, on behalf of Chief Minister, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Amendment) Bill, 2021, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> The Bill stands introduced

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سرکاری جائیداد (تجاوزات کا خاتمہ) مجریہ 2021 کا پیش کیا جانا

<u>Mr Speaker:</u> Item No: 09: The Minister for Parliamentary Affairs, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Property (Removal and Encroachment) (Amendment) Bill, 2021, in the House. Shaukat Yousafzai Sahib.

<u>Mr Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour):</u> Sir, on behalf of the Chief Minister, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa,

Public Property (Removal of Encroachment) (Amendment) Bill, 2021, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Ji, Madam.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ایک پوائنٹ آف آرڈر میرا بہت زیادہ ضروری ہے جو کہ سٹوڈنٹس کیلئے ہے، باہر احتجاج بھی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پہ آجاتے ہیں، پہلے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نے چونکہ آپ کو لکھ کر بھی دیا ہے اور اس پہ میں تمام حقائق بھی بیان کرنا چاہتی ہوں۔

Mr. Speaker: I will give time.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرے بعد پھر ان کو موقع دیں۔

Mr. Speaker: Let me complete Order of the Day.
Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Okay, Sir.

جناب سپیکر: بس تھوڑا سا ہے، After that, I come with yours.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بس تھوڑا سا ہے، Okay, Sir, but it`s very important.

جناب سپیکر: I will give you، لوگوں کی کچھ ریزولیوشنز بھی ہیں، وہ بھی لے آتے ہیں، اگر ہاؤس نے اجازت دی اور نعیمہ کشور صاحبہ نے اجازت دی تو لے آئیں گے، پتہ نہیں وہ اجازت دیتی ہیں یا نہیں؟

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پارٹنرشپ مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, 'Consideration of the Bill': The Special Assistant to Chief Minister, for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib.
Mr Shoukat Ali Yousaf Zai (Minister for Labour): Mr Speaker, on behalf of Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clause

1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA, to please move her amendment in clause 2 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, janab Speaker Sahib. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 2, in sub clause (c), the words “in soft and hard” may be substituted with the words “both soft and hard”.

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں چاہتی ہوں کہ دونوں میں جو ڈیٹا ہے وہ محفوظ رہے تاکہ اگر ایک ڈیٹا خراب ہو جاتا ہے تو دوسرا، سافٹ میں اگر خراب ہو جائے تو ہارڈ میں محفوظ رہے، اگر ہارڈ کا خراب ہو جاتا ہے تو سافٹ پہ، تو یہ ایک بہت ہیSimple سی ایک امنڈمنٹ ہے، کوئی اتنی بڑی نہیں ہے، نہ اس میں کوئی پیسےInvolve ہیں نہ کچھ Involve ہے، تو میرا خیال ہے کہ اگر کر دیں تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، نگہت بی بی کی امنڈمنٹ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، میرے خیال سے تو میںAgree کرتا ہوں کیونکہ اتنی محنت کر کے آتی ہیں، تو میرے خیال سے ان کی محنت کو ہم داد بھی دیتے ہیں،.I agree

جناب سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ محنت کر کے آتی ہیں ویسے،

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’, those who are against it may say ‘No’.

اکیلی آپ نےYes کہا ہے۔ (قہقہہ)

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the amendment, moved by the honorable Member, stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘‘Yes’’and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the amended clause 2 stands part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: Ms. Nighat

Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 3 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, to move that in clause 3, in the proposed sub section (2a), after the word, 'prescribed' the words 'in rules' may be added.

جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت بڑااہم نکتہ ہے اور اس میں بل سے چونکہ جب ایکٹ بن جاتا ہے اور اس کے بعد جب رولز بنتے ہیں تو محکمہ خود بخود ہی، کچھ رولز ایسے ہیں، اس کو ہدایت کی جائے کہ وہ خود اپنے Rules prescribed نہ کرے بلکہ رولز آف بزنس میں رولز کو Prescribed کرنا چاہیئے، میں اس کی ایک مثال دیتی ہوں جناب سپیکر صاحب، میں گئی ہوں، چونکہ مجھے کچھ ضروری اپنا شناختی کارڈ میرا Expire ہو گیا تھا، جب میں گئی ہوں، ویسے بھی تیس لاکھ عورتوں کے شناختی کارڈ یہاں پہ نہیں ہیں اور ان کی وجوہات ابھی مجھے پتہ چلا ہے، تو جب میں نادرا کے دفتر میں گئی ہوں تو انہوں نے خود بخود رولز بنائے ہوئے ہیں کہ اگر گھر کا سربراہ جو ہے، اگر گھر کا سربراہ۔۔۔

جناب سپیکر: اشتیاق ارمڑ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، چھوڑیں، آج اس کی ایک تصویر آپ کو بتاؤنگی۔

جناب سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب، اپنی سیٹ پہ آئیں۔ (قہقہہ)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ڈپٹی سپیکر صاحب کے پاس محفوظ ہے، سر، ڈپٹی سپیکر صاحب کے پاس محفوظ ہے اور وہ آپ نے خان صاحب تک پہنچانی ہے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، اپنی سیٹ پہ تشریف رکھیں، یہ نگہت یاسمین نے مجھے چٹ بھیجی تھی۔ (قہقہہ) جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر، تو اس میں نادرا نے کیا کیا؟ کہ میں جب گئی اور میں نے سب کچھ یہاں سے اپنا Okay کروالیا، سلپ لے لی، جب انہوں نے دیکھا تو Head of the house جو میرے Husband ہیں، ان کا بھی Expire ہوا تھا، اب وہ بیمار ہیں، بستر پہ ہیں، ان کے Lungs کام نہیں کر رہے ہیں، اب وہ جا نہیں سکتے ہیں نادرا کے دفتر میں، لیکن ان کو کوئی نہ کوئی تو لے جائے گا لیکن میرا، یہ میں نے Urgent پہ میں نے بنوایا ہے لیکن اسی طرح وہ عورتیں جن کے Husband اگر نہیں ہیں یا جن کے بچے اگر نہیں ہیں، تو اسی طرح عورتوں کے جو شناختی کارڈ ہیں یا جن مردوں کے شناختی کارڈ Expire ہو جاتے ہیں اور وہ بیویوں کو پھر اجازت نہیں دیتے ہیں کہ وہ شناختی کارڈ بنوائیں تو ان کا نہ

پاسپورٹ بنتا ہے، نہ شناختی کارڈ بنتا ہے، تو اسی لئے یہ کمی آرہی ہے اور یہ نادرا نے اپنے آپ سے رولز بنائے ہوئے ہیں، یہ رولز آف بزنس میں نہیں ہیں، تو میں یہاں پہ اگر تھوڑا سا متوجہ ہوں جی، اگر یہ رولز خود نہ بنائیں محکمے، بلکہ رولز آف بزنس میں رولز کو Prescribed کر دیا جائے تو یہ سب سے بڑی بات ہو گی۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: چونکہ جیسے میں نے پہلے کہا کہ میری تو ویسے بھی دوست بھی ہیں اور میری سب سے اچھی دوست ہیں جناب سپیکر، یہ چونکہ انہوں نے پہلے کچھ امنڈمنٹ دی تھیں، کچھ عرصہ پہلے، اس میں باقاعدہ لکھا ہے کہ Six months کے اندر جو ہے ناں رولز فریم ہوں، اب اگر یہاں یہ آ جائے گا ناں تو تھوڑی سی Contradiction بھی ہو جائے گی۔ دوسرا یہ ہے کہ ایکٹ بنانا الگ چیز ہے اور رولز صرف ڈیپارٹمنٹ بنانا اس کے مطابق ہوتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی چیز نہ آ جائے اور آسانی کیلئے بنتے ہیں۔ تو میں ریکویسٹ کرونگا کہ اس پہ زیادہ زور نہ دیں کیونکہ یہ پھر Mix ہو جائیں گے، پھر اس کیلئے جو رولز ہیں وہ نہیں بنیں گے تو وہ جو ایکٹ ہے وہ بھی Hang رہے گا، تو آپ سے یہ میری گزارش ہو گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سپیکر صاحب، یہ غلط سمجھے ہیں، میں یہ چاہتی ہوں کہ جو محکمے ہیں جن کے ایکٹس بن چکے ہیں، وہ اپنے رولز خود بنائیں، مطلب بعض اتھارٹیز اپنے رولز پھر خود بنا لیتی ہیں اپنے لئے، مطلب وہ ان رولز پہ عمل نہیں کرتیں ہیں جو کہ Actual Act میں ہوتی ہیں، میں چاہتی ہوں کہ Actual Act میں جو رولز ہوں اس کو Prescribed کیا جائے، بجائے اس کے کہ اب میں ہوں اور میں اسمبلی میں بیٹھی ہوئی ہوں اور آپ لوگوں نے ایک رولز بنا لئے ہیں اور میں خود اپنا ایک Rule بنا لوں تو یہ غلط کام ہے، تو اس کے لئے میں نے یہی کہا ہے کہ جو محکمے کے رولز ہیں وہ Prescribed ہوں، وہ رولز آف بزنس میں Prescribed ہوں، ہاں ہر محکمہ جو ہے، جیسے نادرا نے خود بخود رولز بنا لئے ہیں، میں نے آپ کو نادرا کی مثال دے دی ہے ناں، نادرا نے خود بخود رولز بنا لئے ہیں، وہ اپنے محکمے کے رولز کے تحت کام نہیں کر رہا ہے، اس نے اپنے لئے خود ایک Rule تاکہ لوگوں پہ Burden پڑے، تو میں اس لئے کہہ رہی ہوں جناب سپیکر صاحب، Otherwise تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جو امنڈمنٹ آپ کو ٹھیک لگتی ہے وہ آپ اس کو Accept کر لیتے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ ایکٹ بننے کے

بعد ایکٹ میں جو رولز آف بزنس ہوتے ہیں، اسی کو Follow کیا جائے۔ اپنے سے کوئی Rule نہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر: ایکٹ کی جو Language ہوتی ہے ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی کو ہی رولز بناتے وقت Follow کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں، اسی کو Follow کیا جائے۔

جناب سپیکر: جو بھی رولز بنتے ہیں، Under that Act ہی بنتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Yes، ہاں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ناں، اب آپ اس میں کوئی ایسی چیز جو رولز میں ہونی چاہیئے، وہ ایکٹ کے اندر دے نہیں سکتیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہی تو میں کہہ رہی ہوں ناں جناب سپیکر صاحب، کہ ایکٹ سے مجھے مطلب نہیں ہے، ایکٹ میں آپ جو Rules prescribed کرتے ہیں، وہ تو بننے چاہیئے لیکن ایک محکمہ اپنے رولز کو Follow نہیں کرتا ہے اور اپنے لئے اپنی آسانی کیلئے لوگوں پہ Burden ڈالنے کیلئے رولز جو ہے، تو وہ بنالیتا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں دیکھیں Already یہ Complete ہے، میں نے یہاں سے بھی پتہ کر لیا، May be prescribed لکھا ہوا ہے، اس کے اندر، تو May be prescribed جو ہے وہ آپ والی بات کو پورا کر رہا ہے، اس کے اندر۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس قسم کے مطلب مصنوعی رولز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو بعض اوقات بناتا ہے وہ تو غلط بناتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو غلط بناتے ہیں ناں۔

جناب سپیکر: دیکھیں ناں، ایکٹ کے تحت ہی بننا چاہیئے اور جو از خود سے بنایا ہے تو That is challengeable thing.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہی میں کہہ رہی ہوں کہ ایکٹ کے تحت جو رولز بنتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب جی کہ آپ نے نادرا کی Example دی ہے نا، اگر انہوں نے خود بنا دیئے ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے نہیں بنائیں تو That is challengeable۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو یہی میں بات کر رہی ہوں کہ آپ یہ کہ ایکٹ میں کہ رولز آف بزنس جو ہیں انہی کو وہ محکمہ اس کو وہ نہ کریں، وہ ایکٹ میں بن جاتے ہیں، اسی رولز کو Follow کریں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، میں نے پہلے ہی کہا، آج خوشگوار دن ہے، پاکستان جیتا ہے اور ہم سارے اس خوشی میں شریک ہیں، تو میں صرف ریکویسٹ کر سکتا ہوں کیونکہ اس میں ان کا مقصد ہے، وہ بالکل صحیح۔

جناب سپیکر: Withdraw کریں، نگہت بی بی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: کہہ رہی ہیں، ان کا مقصد یہاں پورا ہو رہا ہے-----

Ms. Nighat Yasmen Orakzai: Withdrawn ji.

Mr. Speaker: Okay. Thank you. The question before the House is that original clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Yes' have it; the original clause 3 stands part of the Bill. Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ''Yes''and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ''Yes' have it; caluse 4 stands part of the Bill. First Amendment in Clause 5: Ms. Naeema Kishwar Sahiba, please move her amendment in clause 5 of the Bill.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔

I move that in clause 5, in the proposed section 59, in sub section (1) the words "the Registrar is satisfied" may be deleted and for the word 'he' the words 'the registrar' may be substituted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، اگر میں اس پہ تھوڑی سی، تھوڑی سی میں اس پہ بات کر لوں۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ، کریں جی، کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، یہ چاہتے ہیں کہ رجسٹریشن Online ہو، اچھی بات ہیں اور اس میں یہ امنڈمنٹ بھی انہوں نے لی نگہت صاحبہ کی، اچھی بات ہے کہ اس کی سافٹ اور ہارڈ میں ہونی چاہیئے کیونکہ اگر Online کرنا چاہتے ہیں اور اگر سافٹ میں بھی آئے تو یہ ایک Best طریقہ ہے لیکن اگر اس کو پھر یہ لوگ اس کے ساتھ Connect کرتے ہیں کہ رجسٹرار Satisfied ہو تو پھر اس کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ دیکھیں، رجسٹریشن کے لئے اس کو کیا چاہیئے؟ بزنس کا نام چاہیئے، ایڈریس چاہیئے، اس کی Value چاہیئے، وہ اس کو Provide online کر دے گا، اگر آپ پھر اس کو کہتے ہیں رجسٹرار کو Satisfied کرو، اس کا کیا مطلب ہے، کیسے Satisfied کریں؟ پھر اگر آپ اس کو Arbitrary power دے رہے ہو اور پھر رجسٹرار کو آپ خوب سمجھتے ہیں، کس طرح اس کو Satisfied کیا جاتا ہے؟ تو میرے خیال میں اس لفظ کو ہمیں Delete کرنا چاہیئے۔ دوسری جگہ جو لکھا گیا ہے کہ He record تو 'He' کو میں کہتی ہوں اس کو ختم کریں، اس کی جگہ کریں کہ Registrar record رکھے گا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، انہوں نے جو امنڈمنٹ کی ہے، رجسٹرار اب یہ مجھے بتائیں کہ Online بھی اگر ہو گا تو کہیں نہ کہیں سے تو وہ ہو جائے گا، جب آپ Online apply کرتے ہیں تو آپ کو جواب تو کہیں نہ کہیں سے آئے گا کہ جی کاغذات آپ کے پورے ہیں، نہیں ہیں، تو کون Satisfied ہو گا؟ تو مطلب رجسٹرار کو وہ کیا گیا ہے کہ اگر آپ Online کرتے ہیں تو ظاہر ہے وہ کاغذات تو چیک کرے گا ناں، اس کے بعد ہی وہ Satisfied ہو کر آپ کو جواب دے گا، تو یہ تو Ease doing business کے لئے یہ کیا گیا ہے کہ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں تاکہ لوگ Hard چکر میں نہ پڑیں، دفاتر نہ جائیں، سیدھے Online اگر کوئی کہیں پہ بھی بیٹھا ہو تو یہ آسانی Ease doing business کے لئے آسانیاں پیدا کی جارہی ہیں۔ اب میڈم جو ہیں انہوں نے لفظ He کہا ہے کہ He، تو یہ تو ایسا ہے کہ جی آپ She پہ بالکل پابندی لگا رہی ہیں کہ کوئی رجسٹرار She نہیں ہو سکتی ہے، تو یہ تو پھر میرے خیال سے یہ تو پہلے یہ تو He ہونا ہی نہیں چاہیئے، رجسٹرار لفظ اس لئے ہونا چاہیئے کہ وہ خاتون بھی ہو سکتی ہے، ضروری تو نہیں ہے کہ وہ صرف مرد ہی رجسٹرار بنیں گے، تو یہ میں اس پہ Agree نہیں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میڈم، وہ Agree نہیں کر رہے ہیں؟ Withdrawn

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ بل میں ہے He shall record، تو میں کہتی ہوں 'He' کو کاٹ کر رجسٹرار لکھیں، رجسٹرار فیمیل ہو یا میل ہو۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ تینوں کو ملا کر بول رہی ہیں، جو پہلے امنڈمنٹ دی ہے ناں، اس پہ آپ بات کریں، اس پہ جو آپ نے لفظ He لکھا ہے وہ تو میرے خیال سے He / she بھی ہو سکتا ہے، تو وہ آپ He پہ اس کو فوکس نہ کریں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہرکیف نعیمہ کشور صاحبہ، He disagrees, the Minister---

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں آپ کو پڑھ کر سنا دوں، آپ کے بل میں جو لکھا ہے جی۔

جناب سپیکر: انہوں نے پڑھ لیا، وہ Disagree کرتے ہیں، آپ کیا کہتی ہیں، Withdrawn?

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں تو Press کروں گی، آپ اگر نہ کریں تو ٹھیک ہے آپ کی مرضی، اگر آپ Online، اس کا مقصد فوت ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، کلاز 5 تو یہاں ہے بھی نہیں، اس میں جو انہوں نے لکھا ہے، میں نے کہا کہ کلاز 5 جو ہے ناں وہ تو یہاں ہے بھی نہیں۔ اگر آپ دیکھیں 4 تک ہے لیکن بہرحال انہوں نے امنڈمنٹ پیش کی ہے، تو میں یہ جو انہوں نے تین امنڈمنٹس پیش کی ہیں، جو پہلی امنڈمنٹ ہے ان کی، میں اس کو Agree نہیں کرتا۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

محترمہ نعیمہ کشور خان: Withdraw نہیں کر رہی، تو ٹھیک ہے، Defeat ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ووٹنگ؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: ہاں، ووٹنگ۔

Mr. Speaker: The motion before the House, attention please, voting. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion is dropped)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. کاؤنٹنگ کی ضرورت تو نہیں ہے نہ amendment is dropped. Second Amendment in Clause 5 of the Bill: Naeema Kishwar Sahiba, MPA, to move her second amendment in clause 5 of the Bill.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I beg to move that in clause 5, in the proposed section 59, in sub section (3), for the words "where the Registrar is satisfied that", the words "when" may be substituted and for the word 'he', the words 'the registrar' may be substituted.

یہاں پہ بھی He ہے، میں کہتی ہوں کہ رجسٹرار کو کر دیں، اس He کو ہٹا دیں۔

جناب سپیکر: جی، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: سر، یہ جو انہوں نے، بڑی Interesting ہے یہ آپ ذرا دیکھ لیں کہ In the proposed section 59, in sub section (3), for the word "where the Registrar is satisfied that", the word 'when' may be substituted and for the word 'he', the words 'the Registrar' may be substituted

اب مجھے نہیں پتہ کہ When اور Where میں کیا اتنا Difference ہے، ایک جگہ When آ گیا، دوسری جگہ Where آ گیا، مجھے اس سے کوئی وہ نہیں، اگر یہ کرنا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا، ویسے ہی وہاں پہ ان کے لئے مشکلات ہوں گی۔ باقی میں نہیں سمجھتا کہ اس میں، یہاں تو انہوں نے کہا کہ رجسٹرار Satisfied ہو گا لیکن اگر اوپر والی آپ دیکھیں تو وہاں پہ انہوں نے کہا کہ رجسٹرار بیچ میں کہاں سے آ گیا؟ تو یہ اپنی امنڈمنٹ کے اندر بھی تھوڑی سی ان کو مشکل رہی ہے، تو میں تو یہ ریکویسٹ کروں کہ اگر Where ہے تو وہ خاص جگہ کے لئے ہم نے رکھا ہے کہ Where اگر آپ کہتے ہیں کہ نہیں Where کی جگہ When لگ جائے تو میں تو جناب سپیکر، When and where makes no difference، مجھے تو کوئی اس پہ وہ نہیں لگ رہا اگر یہ کرنا چاہتی ہیں تب بھی ٹھیک ہے، نہیں کرنا چاہتی تب بھی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ابھی منسٹر صاحب نے خود کہا ہے کہ اگر کوئی خاتون ہو گی تو نہیں ہو گا اور انہوں نے کہا He is satisfied تو اگر رجسٹرار کہیں تو وہ he ہو یا She ہو، تو دونوں ہو سکتے ہیں، تو He کی جگہ اگر Registrar لکھ دیا جائے کیونکہ وہ رجسٹرار ہو گا، جو بھی ہو گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment stands part of the Bill.

نہ Ayes اور نہ Noes، آپ تو Yes کہہ دیں ناں، اچھا جی،

Naeema Kishwar Sahiba, please move her third amendment in clause 5 of the Bill.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I beg to move that in clause 5, in the proposed section 59, in the sub section (4), for the words "where the Registrar is satisfied", the word 'when' may be substituted and for the word 'he', the word 'the registrar" may be substituted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

Mr. Speaker: The question before the House is that the amended clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amended clause 5 stands part of the Bill. Clauses 6 to 8 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 6 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that the clauses 6 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 6 to 8 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پارٹنرشپ مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker, on behalf of the Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

مجلس قائمہ برائے محکمہ عملہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 12, Extension in Time: Mr. Zubair Khan, MPA, Chairperson, Standing Committee No. 25, on Establishment Department, to please move for extension in time under sub rule (1) of rule 185, to present report of the Committee, in the House.

Mr. Zubair Khan: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔Thank you, Mr. Speaker Sahib. I intend to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 25, on Establishment Department, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in time may be granted to present the report of the Committee, in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Extension in time is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ عملہ سے متعلق رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Zubair Khan, MPA, Chairperson Standing Committee No. 25, on Establishment Department, to please present report of the Committee, in the House.

Mr. Zubair Khan: I beg to present the report of the Standing Committee No. 25, on Establishment Department, in the House.
Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ عملہ سے متعلق رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Zubair Khan, MPA, Chairperson Standing Committee No. 25, on Establishment Department, to please move that the report of the Committee may be adopted.
Mr. Zubair Khan: I beg to move that the report of the Standing Committee No. 25, on Establishment Department, may be adopted.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 25, on Establishment Department, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the report is adopted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پہلے بلاول نے کہا تھا، سب سے پہلے بلاول نے کہا تھا۔

جناب بلاول آفریدی: اچھا میری گزارش تو سنیں، صرف گزارش سنیں۔

جناب سپیکر: میں ٹائم دیتا ہوں۔

جناب بلاول آفریدی: گزارش سنیں سپیکر صاحب، اچھا میڈم پلیز، آپ یہ Carry on کریں، پلیز آپ کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو سر، آپ کچھ، پھر وہی اس میں جاتے ہیں ناں، بہر حال جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت بڑا Important point of order ہے جس پہ بلاول، میں، بلکہ پوری اسمبلی اس پہ بات کرنا چاہتی ہے۔ یہ ہمارے تمام خیبر پختونخوا کے میڈیکل سٹوڈنٹس کا معاملہ ہے جنہوں نے آج صبح سے باہر دھرنا دیا ہوا تھا اور اختیار ولی صاحب بھی ان کے پاس گئے ہیں، ان کے پاس بلاول صاحب بھی گئے ہیں، آفریدی صاحب بھی گئے ہیں، ان کے پاس میں بھی گئی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ مسئلہ ہے تمام میڈیکل کالج کے ایم بی بی ایس سٹوڈنٹس کا سر، اس میں وجوہات یہ ہیں کہ یہ چاہتے ہیں کہ

ایک مہینے کا ٹائم ان کو جو ہے تو وہ مل جائے آگے امتحانات کے لئے، اس کی وجوہات میں بیان کرتی ہوں، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ KMU کے جو رولز کہتے ہیں، ان کے مطابق جو ہے اکیڈمک جو سیشن ہوتا ہے، وہ کم از کم Nine month کا ہوتا ہے اور جو ان کو سیشن ملا ہے، (مداخلت) پتہ ہے مجھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب، ان کی بات سنیں اور یہ آپ کی ہم ڈیوٹی لگاتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ انہوں نے سر، وہ بعد میں بات کروں گی خیر، جی سر، اب ان کو کیا ہوتا ہے کہ ان کو 7.5 یعنی کے ساڑھے سات مہینے ان کو ٹائم ملتا ہے سیشن کا، اب پنجاب، سندھ اور آزاد کشمیر نے حالات کی مناسبت کو دیکھتے ہوئے یہ جو Exams ہیں، ان کو Delay کر دیا ہے، ایک ہمارا خیبر پختونخوا کے جو سٹوڈنٹس ہیں جو کہ غریب ماں باپ کے بچے بھی ہوتے ہیں، جو بڑی مشکل سے اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں، اگر ان کو سٹڈی کا ٹائم نہ ملے، Covid کی وجہ سے کچھ ٹائم ضائع ہو گیا، کچھ قبائلی اضلاع میں انٹرنیٹ کی وجہ سے Online کا خراب ہو گیا، تو جناب سپیکر صاحب، اب میں چاہتی ہوں اور یہ تمام اسمبلی چاہتی ہے جس جس کے پاس بھی یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے، وہ سب Raise کریں گے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ سندھ اور ان تمام جو دوسرے صوبوں نے اپنے سٹوڈنٹس کے مطالبات کو تسلیم کیا ہے اور ان کو ٹائم دیا ہے، یہاں پہ بھی ہمارے جو میڈیکل کے جو وائس چانسلر ہیں، ان کو میں نے بھی Call کی ہے، وہ As usual کہہ رہے تھے، میں میٹنگ میں ہوں لیکن جب ڈپٹی سپیکر نے ان کو Call کی ہے تو انہوں نے کہا میں میٹنگ میں ہوں، تو دوبارہ ڈپٹی سپیکر نے ان کو کہا ہے کہ میرا بندہ تمہارے دفتر میں بیٹھا ہوا ہے، تم میٹنگ میں نہیں ہو اور اس کے بعد انہوں نے فوراً Call کی ہے جناب سپیکر، ہمارے ہاں یہ حال ہے، تو جناب سپیکر صاحب، وہ Rudely طور پہ ہر بندے سے بات کرتا ہے اور میں چاہتی ہوں، میں اس کے خلاف کوئی بات نہیں کرنا چاہتی، اب آپ ہمارے یہاں پہ Custodian of the House ہیں، ہمارے ساتھ جو مسئلہ ہو گا یا آپ کے سٹاف کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو گا، ہم شکایت لے کر آپ کے پاس آئیں گے، اسی طرح KMU کا وائس چانسلر جو ہے وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہے، جب ہمارے کچھ جو طلباء کی تنظیموں کے کوئی لیڈرز تھے، مجھے نام نہیں آتے ہیں، جب وہ اپنے یہ مطالبہ، صرف ایک ہی مطالبہ جب لیکر گئے تو ان پہ جناب انہوں نے، وائس چانسلر صاحب نے جو کہ پتہ نہیں ہے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں، کہ انہوں نے ان پہ ڈسپلنری ایکشن کر دیا، اب انہوں نے یہ ان کو Threat کیا ہے کہ اگر دوبارہ میرے

دفتر میں آئے تو میں آپ کو Resticate کر دونگا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہماری قوم کے بچے ہیں، یہ ہمارا سرمایہ ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات آگئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور دوسری بات میں نے جو پہلے بات کی تھی کہ گیارہ سو یا سات سو جو ہم نے یہاں سے متفقہ قرارداد ڈاکٹروں کی پاس کی تھی کہ جو Covid میں جو ڈاکٹرز شہید ہوئے تھے تو اس کا جواب مجھے نہیں ملا، تو جناب سپیکر صاحب، یہ Important مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ شہید ہوئے تھے یا ان کی Regularization کے لئے قرارداد تھی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں۔

جناب سپیکر: ان کی ریگولرائزیشن کی قرارداد تھی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی، ریگولرائزیشن کی قرارداد تھی۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا وہ سارے گیارہ سو شہید ہو گئے تھے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں نہیں، ان میں شہیدوں کا بھی ذکر تھا سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور دو تین شہید تھے اور وہی Regularization تھی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی جی، وہ آپ کو یاد ہو گی تو سر، اس کا بھی جواب مجھے دیں کہ اس میں کیوں نہیں وہ کر رہے؟ اور پھر اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ نے آج دھڑلے سے یہ وارننگ دینی ہے کہ ہمارے بچوں کو ایک مہینے کا ٹائم دیں گے ورنہ ہم سب ایم پی ایز جا کر KMU کے سامنے دھرنا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی کامران۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، ان کو بھی دے دیں ناں۔

جناب سپیکر: اسی سلسلے میں بات کرنی ہے، جی کریں۔ بلاول آفریدی صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: سپیکر صاحب، Thank you so much شکریہ آپ کا۔ جیسے کہ ماشاءاللہ ہماری آنریبل ممبر نگہت اورکزئی صاحبہ، انہوں نے جو بات کی، یہ ایک حقیقت ہے، میں ان بچوں کے پاس گیا کیونکہ سر، یہ میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ قبائلی اضلاع میں انٹرنیٹ کا پرابلم تھا، تو وہاں پہ جو Online classes تھیں، تو انہوں نے Online classes بھی نہیں لیں، ایک تو یہ ایشو آرہا ہے

جو Already کی وجہ سے Covid پہ کہ یہاں ، صاحب سپیکر جناب یہ دوسرا ،سے وجہ کی Covid
سٹوڈنٹ ہوتا ہے اس پہ پریشر ہوتا ہے سٹڈی کا، تو Mentally وہ Prepared نہیں ہے کہ وہ اتنی دستی
Exam دے دیں، تو میرے خیال میں نگہت صاحبہ نے یہ عرض کیا کہ ہم سارے ایم پی ایز اس بات پہ
کھڑے ہیں کہ جب تک ان کو ٹائم نہیں دیا جائے گا، تو ہم بھی ان کے ساتھ دھرنے میں شامل ہونگے۔
تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: .Okay, ji کامران صاحب، میرے خیال میں ایک نئی چیز آئی ہے، آپ Prepared نہیں ہوں گے۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ): نہیں، میں تیار ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو میں کل کا ٹائم دے دیتا۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ: سر، میں تیار ہوں، جیسے ہمارے آنریبل ایم پی ایز ہیں، ان کے ساتھ رابطے میں ہوتے ہیں، سٹوڈنٹس ویسے ہمیں بھی Contact کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Okay, come on.

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ: تھینک یو سر، وائس چانسلر KMU کا مجھے تین بجکر پانچ منٹ پر میسج آیا ہے جی، اور انہوں مجھ سے ساری ڈیٹیلز شیئر کیں اور میں یہ Floor of the House پہ اس لئے کہہ کر رہا ہوں کہ میڈم نے جب بھی کوئی بات Contest کی اور ہم نے ان کو Logically جواب دیا تو وہ Convince ہو جاتی ہیں اور Same goes for the rest of our Members بلاول بھائی بھی اسی طرح کے ہیں، تو ہم سب نے Public interest کو اور ہمارے اداروں کے Interest کو Specially سب نے ملکر اس کی حفاظت کرنا تھی، سر، تین بجکر پانچ منٹ پہ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحق وائس چانسلر "کے ایم یو" نے مجھے میسج کیا کہ سر We have revised the exam calendar three times سر، تین دفعہ انہوں نے Exam calendar revised کیا، مجھے انہوں نے ساری ڈیٹیل بھیجی ہوئی ہے، میں وہ میڈم کے ساتھ اور بلاول کے ساتھ شیئر کرلونگا۔ سر، ایک تو جو انہوں نے بات کی ہے، اگر ایسی کوئی بات ہے، آپ بھی جانتے ہیں اور زیادہ تر ممبرز جانتے ہیں ہمارے وی سی صاحب کو، اگر ان کے ساتھ کوئی ایسا ہوا ہے تو میں معذرت کرتا ہوں اور یہ Assure کراتا ہوں ان شاءاللہ کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا کہ ان کے ساتھ انہوں نے رابطے کی کوشش کی اور انہوں نے ان کو Properly respond نہیں کیا اور سر، اگر کوئی ایسی بات ہے تو ہم وائس چانسلر کو یہاں پہ بلا

بھی سکتے ہیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے، ایسا کہ آپ کی Respect ہماری Respect ایک ہی ہے لیکن سر، انہوں نے مجھے ڈیٹیلز بھیجی ہیں کہ جو اکتوبر میں Exams تھے، وہ نومبر میں کروادیئے ہیں، تین دفعہ انہوں نے Revised کئے ہیں، میں آپ کے ساتھ شیئر کرلونگا۔ سر، اب مسئلہ یہ ہے کہ پروفیشنل سٹڈیز میں سب سے زیادہ Highest standard ہم نے میڈیکل کا رکھنا ہے، وہ For the known reasons ہے کہ میڈیکل میں سب سے Cream lot آتی ہے اور پھر ان کے Exams کو Delay کرنا اور بار بار Delay کرنا وہ Overall academic کو ان کی Affect کرے گا۔ تو میری ریکویسٹ ہے یہاں پہ سٹوڈنٹس کے Representatives بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میرے آفس بھی آئے تھے کہ سر، اس کو ہم نے بڑا Holistically دیکھنا ہے کہ کسی صورت وہ سٹینڈرڈ متاثر نہ ہو۔ اس میں مختلف سینیٹ کے اجلاسوں کی Proceedings ریکارڈ ہو چکی ہے اور Already تین Extensions مل چکی ہیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جو ان کی ڈیمانڈز ہیں، ہم اس کے اوپر بیٹھ جاتے ہیں، میں میڈم کے جو Concerns ہیں وہ ایڈریس کرلونگا، وی سی صاحب کو بھی ہم بلالیں گے لیکن میری ریکویسٹ یہ ہے میں نے آپ کو Word by word پڑھادیا، میں دوبارہ سے میڈم، آپ کو صرف پڑھادیتا ہوں پھر اس کے بعد سر، We have revised the exams calendar three times and further delay will ruin every thing تو یہ سر، ان کا جواب ہے، پھر باقی دیکھ لیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت یاسمین اورکزئی صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، Humbly request یہ ہے کہ تین دفعہ انہوں نے امتحان کیوں، انہوں نے اپنا کیلنڈر Change کیا جبکہ KMU rules یہ کہتے ہیں کہ Nine months کے بعد Exam ہوگا، تو انہوں نے اس کا مطلب ہے کہ وہ پہلے Exam لینا چاہتے ہیں، ابھی Nine months کی بجائے ان کو Seven point five (7.5) months ان کو مل رہے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، جب انٹرنیٹ خراب ہو، جب آپ سٹڈی نہیں کرسکتے یا تو آپ اس Cream کو خراب کررہے ہیں، یا تو آپ اور ڈاکٹروں کو نہیں لانا چاہ رہے ہیں، میں KMU کے جو وی سی صاحب ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں دیکھیں، اس پہ بات اسمبلی فلور پہ ہوئی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس میں اگر ہمیں بیس دن بھی مل جائیں تو ہم ان کے شکر گزار ہونگے۔

جناب سپیکر: میری عرض سنیں نگہت یاسمین صاحبہ، میری بات سنیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔

جناب سپیکر: کامران صاحب، کل ان کو گیارہ بجے بلائیں اسمبلی میں، وی سی صاحب کو، آپ بھی ہوں، یہ نگہت بی بی بھی ہوں، اختیار ولی صاحب بھی بے شک ہوں، بلاول بھی بے شک ہوں، آپ بیٹھ کر ان کے سامنے ان سے بات کریں یا وہ ان کو Satisfy کریں یا یہ ان کو Satisfy کریں، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے ناں، کل گیارہ بجے، ٹھیک ہے ٹائم۔ جی، کامران صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ: وہ پھر آپ Kindly خود دیکھ لیں اس کو کیونکہ کل میں پشاور سے صبح باہر ہوں، میں کوشش کرتا ہوں جی کہ ابھی میں وہ جو یونیورسٹی ہے وہاں پہ جو Event ہے، اس کو میں کسی طریقے سے Postpone کر دوں لیکن اگر نہیں ہو سکتا، تو سر پھر آپ ہی دیکھیں گے،

I will talk to Vice Chancellor Sahib and he will definitely come, Insha Allah.

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس وقت میٹنگ کو رکوا سکتے ہیں، ابھی رکوا سکتے ہیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ: سر، میں ابھی وائس چانسلر کے ساتھ بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی بات کر لیں، اجلاس کے بعد ابھی کر لیں، ابھی وہ آ جائیں تو یہ ادھر ہی لوگ ابھی بات کر لیں۔ اس میں لمبی بات کیا ہے، ٹھیک ہے آپ ان سے بات کر لیں تو ان کو بلا لیں، اب آدھے گھنٹے میں آ جائیں تو بس یہ لوگ ادھر ہی ہیں، ٹھیک ہے جی، بلاول آفریدی صاحب، آپ کی ہو گئی ہے، یہی بات تھی؟ مشترکہ مفادات تھے، مشترکہ مفادات کی کونسل تھی جی۔ یہ نگہت بی بی کا مائیک کھولیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، بات یہ ہے کہ میں نے آپ سے ریکویسٹ یہ کی تھی کہ وہ بی آر ٹی سے ایمبولینسز کو گزارا جائے، چار دفعہ کیبینٹ کی میٹنگ ہو گئی ہے اور آپ کو ابھی تک کوئی اس کا Feed back نہیں ملا اور سر جناب سپیکر صاحب، آج میں ایک گھنٹے میں پہنچی ہوں، تو جناب سپیکر، ایک ایسی قرارداد اس ہاؤس میں لیکر آتے ہیں کہ ٹریفک کی پولیس کو بالکل الگ کر دیا جائے تاکہ ہماری پولیس کرائمز کو دیکھے، ہماری پولیس چھاپوں کو دیکھے، ہماری پولیس Terrorism کو دیکھے، ہماری پولیس کیا کرے؟

جناب سپیکر: لائیں، بے شک لائیں، ٹائم دیتا ہوں جی، سب کو دے رہا ہوں۔ ریزولیوشنز دو ہیں، پہلے ریزولیوشن لے لیں، پھر پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔ یہ ہیں ریزولیوشنز۔ بابر سلیم کی ہے جی، Rules relaxکرنے کے لئے ریکویسٹ کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Ji, Babar Saleem Sahib.

قراردادیں

جناب بابر سلیم سواتی: جناب یہ جوائنٹ قرارداد ہے، میری اور جناب ارشد ایوب خان کی، وہ ہے جی۔

ہر گاہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں پرائیویٹ سکولز اور تجارتی سرگرمیوں سے متعلق عمارات کو کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود سے تین سال کے اندر باہر کیا جائے لیکن تاحال کنٹونمنٹ بورڈ نے ان عمارتوں کے لئے کوئی متبادل زمین فراہم نہیں کی ہے۔ اگر کنٹونمنٹ بورڈ نے بروقت متبادل زمین فراہم نہیں کی تو اس سے نہ صرف نونہال قوم کا قیمتی تعلیمی وقت خراب ہوگا بلکہ کوئی بھی اچانک عمل سینکڑوں اساتذہ کو بے روزگار کرکے بہت سے خاندانوں کے لئے معاشی مشکلات اور مسائل کو جنم دے گا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ پرائیویٹ سکولز اور دیگر تجارتی عمارات کے لئے متبادل زمین کا فی الفور بندوبست کرے تاکہ کسی بھی غیر یقینی صورتحال سے بچا جا سکے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’

اسی پہ بات کرتے ہیں؟ جی بنگش صاحب، ضیاء اللہ بنگش۔

جناب ضیاء اللہ خان: جناب سپیکر، اس میں کنٹونمنٹ کے ساتھ اگر وہ KDA بھی جیسے یہ لوکل گورنمنٹ کی ٹاؤن شپ ہیں، جہاں پہ ٹاؤن شپ میں یہ سکولز Open ہیں تو میرے خیال میں اگر یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے لئے الگ ہے، یہ سپریم کورٹ کا آرڈر ہے۔

جناب ضیاء اللہ خان: سر، یہ ہائی کورٹ کا بھی، اس میں بھی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس نے کیا ہے کہ کنٹونمنٹ کی حدود سے تجارتی سرگرمیاں ختم کی جائیں۔ اب وہ ایسے سکولز کہ بھائی یہ ریزولیوشن ہے، اس میں ریزولیوشن یہ ہے کہ KDA یا باقی ایریا کے بارے میں وہ الگ پاس کرالیں گے۔

جناب ضیاء اللہ خان:: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Ms. Humaira Khatoon Sahiba, to please move her resolution.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرے ساتھ اس قرارداد پر شوکت یوسفزئی، میر کلام صاحب اور شفیق شیر صاحب کے Sign ہیں۔

ہرگاہ کہ صوبہ بھر میں اور خصوصاً ضلع پشاور میں ٹریفک کے نظام میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اس کی وجہ سے آئے روز مختلف واقعات رونما ہو رہے ہیں، جس کے نتیجے میں مالی اور جانی نقصانات ہوتے ہیں۔ ہمارے بوسیدہ ٹریفک کے نظام کی بنیادی وجہ ہمارے عوام کا سڑک پر گاڑی چلانے کے حوالے سے شعور کا نہ ہونا ہے۔ سڑک پر آمدورفت کے دوران قوانین اور اخلاقیات کے حوالے سے شعور کی بیداری اور عوام کی تربیت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت نے ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا عمل عوام کو بغیر تربیت روزانہ کی بنیاد پر لائسنس دیئے جارہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر ہمارے سسٹم سے گزر کر بے شمار نااہل ڈرائیور سڑکوں پر گاڑیاں چلارہے ہیں۔ موجودہ حکومت کم از کم ایک ماہ لائسنس کے خواہشمندوں کے لئے پریکٹیکل اور تھیوری کورس کا انتظام کرے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ متعلقہ محکمے کو ہدایات جاری کرے کہ آئے روز حادثات کو روکنے اور ٹریفک کے نظام کو ٹھیک کرنے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو، عوام کی زندگی کو سہولت میسر ہو سکے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed.

حافظ عصام الدین: شکریہ جناب سپیکر، یہ ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن ہے، آپ نے اس کو پہلے بتانا تھا۔

حافظ عصام الدین: جی، سیکرٹری صاحب کو دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی کونسی ریزولیوشن ہے؟

حافظ عصام الدین: جی تعلیم کے حوالے سے ہے۔ جناب سپیکر صاحب، شکریہ، یہ ایک ریزولیوشن ہے میری طرف سے اور حمیرا خاتون کی طرف سے، چونکہ سابقہ فاٹا گزشتہ پندرہ سالوں سے حالت جنگ میں رہا ہے اور کئی سالوں تک آپریشنوں کی وجہ سے ہزاروں بچوں کی تعلیمی زندگی متاثر ہوئی ہے، نیز ان بچوں اور جوانوں کو تعلیم کے حصول کے لئے خوشگوار ماحول تک میسر نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے ہزاروں اور لاکھوں نوجوانوں کی عمر مقررہ حد کو پار کر گئی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ سابقہ فاٹا کے طلباء کو پانچ سال تک عمر میں رعایت دی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: "Ayes" have it; the resolution is passed.

جلدی جلدی چلنا ہے، جی ملک واجد صاحب، پوائنٹ آف آرڈر میں سب کو دیتا ہوں، میرے پاس جن کی لسٹ آئی ہوئی ہے لیکن شارٹ شارٹ کریں، پھر مغرب ہو جائے گی اور مجھے لکھ کر بھیجیں جن کا کرنا ہے، جن کا میرے پاس پڑا ہوا ہے، میں ان کو بلاتا ہوں۔ جی واجد صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب واجد اللہ خان: شکریہ جناب سپیکر، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں آج ایک اہم موضوع پر بات کرنا چاہونگا جو میرے حلقے کے حوالے سے ہے اور یہ مسئلہ سر، کافی عرصے سے آرہا ہے۔ اس میں کافی حکومتیں بھی گزر گئی ہیں لیکن مسئلہ اسی طرح جوں کا توں ہے۔ جناب سپیکر، میرے حلقے کے عوام اس ہاؤس سے، آپ سے، منسٹر ہیلتھ جو موجود نہیں ہیں اور صوبائی حکومت سے یہ امید رکھے ہوئے ہیں کہ ان کا مسئلہ ترجیحی بنیاد پر حل کیا جائے گا۔ جناب سپیکر، میرے حلقے میں موجود سنہری مسجد روڈ پہ کنٹونمنٹ بورڈ ہاسپیٹل ہے جو چار سو بیڈز پہ مشتمل ہے۔ جناب سپیکر، توجہ چاہتا ہوں، جو چار سو بیڈز پہ مشتمل ہے اور سر، اس پہ جو بلڈنگ کنسٹرکشن کا خرچہ آیا ہے، تقریباً اسی (80) کروڑ روپے کا خرچہ ہے، ستر کروڑ روپے کی سر، مشینری آئی ہے لیکن سر، ہاسپیٹل جو ہے وہ خالی ہے، نہ تو سر اس میں ڈاکٹر ہے اور نہ اس میں پیرا میڈیکل سٹاف ہے اور جو تھوڑا کچھ باقی جو سٹاف تھا سر، وہ بھی کنٹونمنٹ انتظامیہ نے ----

جناب سپیکر: ملک واجد صاحب، بہتر تو یہ ہے کہ آپ اس پہ آپ اپنا پوائنٹ کال اٹنشن کی صورت میں لائیں تاکہ یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کا جواب آئے اور آپ کو کوئی اس کا Answer کر سکے۔

جناب واجد اللہ خان: سر، میں دو منٹ میں Complete کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تاکہ اس کا Solution نکلے ورنہ یہاں تو کوئی اس کا جواب نہیں دے سکے گا، Because یہی بات ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے----

جناب واجد اللہ خان: سر، ایک دو منٹ بات کرتا ہوں، سر، پھر کال اٹنشن نوٹس بھی لے کر آؤں گا، دو منٹ بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب واجد اللہ خان: سر، ہماری جو حکومت ہے وہ صحت کے شعبے میں کافی Investment بھی کر چکی ہے، اگر ہم پچھلی حکومت کی بات کریں، اگر سر، ہم اس حکومت کی بات کریں، الحمد للہ ہماری حکومت کافی Investment کر چکی ہے، اگر سر، میں اس کی مثال صرف صحت انصاف کارڈ کا حوالہ دے دوں تو وہ بھی کافی ہو گا۔ سر، جو یہ ہاسپیٹل ہے، سر یہ خالی ہے، اس میں سر پیرا میڈیکل سٹاف اور ڈاکٹر نہیں ہیں، میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں سر، ریکویسٹ آپ سے، اس ہاؤس سے، صوبائی حکومت سے کہ اس خالی ہاسپیٹل

کو سر Handing-Taking کر کے اس کو خود چلائیں، اگر اس کو ہم خود چلائیں گے سر، جو ہمارے ساتھ سٹاف موجود نہیں ہے، وہ صوبائی حکومت سے ہم لے لیں گے، اس ہاسپیٹل کو سر ہم چلا لیں گے۔ تو سر۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سرکاری بلڈنگ ہے؟

جناب واحد اللہ خان: جی

جناب سپیکر: سرکاری ہاسپیٹل ہے؟

جناب واحد اللہ خان: ہاں سر، کنٹونمنٹ کا ہاسپیٹل ہے، وہ تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ۔۔۔

جناب واحد اللہ خان: جی۔

جناب سپیکر: چلیں، میں نے اسی لئے کہا ہے کہ آپ اس کے اوپر کال اٹنشن لے کر آئیں۔

جناب واحد اللہ خان: کال اٹنشن نوٹس لے کر آتا ہوں۔

جناب سپیکر: تاکہ ڈیپارٹمنٹ اس کو دیکھے اور یہاں جواب لے کر آئے اس کا پھر اس سے آپ کا ایشو Resolve ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے؟ تھینک یو۔

جناب واحد اللہ خان: ٹھیک ہے، سر۔

جناب سپیکر: محمد ریاض شاہین صاحب، ایم پی اے۔

حافظ عصام الدین: سر، مجھے بھی موقع دیں، میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو ٹائم نہیں دیا؟

حافظ عصام الدین: جی نہیں، مجھے آپ نے ٹائم نہیں دیا۔

جناب سپیکر: اچھا دیتے ہیں۔ ریاض شاہین صاحب۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر، مجھے بھی موقع دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: دیتا ہوں، بس آخری لمحات ہیں، دیتا ہوں، سب کو ٹائم دیتا ہوں۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، ہم کو بھی ٹائم تھوڑا دیں۔

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں۔ جناب مفتی صاحب، Don't worry please. یہ ریاض شاہین صاحب بڑے عرصے بعد انہوں نے ٹائم مانگا ہے۔ جی، ریاض صاحب۔

جناب محمد ریاض: جناب سپیکر، زه ستاسو او د دې ایوان توجه یو اهم موضوع طرف ته غواړم۔ جناب سپیکر صاحب، یو دړې ورځې مخکښې په کرم کښې یوه جهګړه شروع شوې وه خو اوس هغې کښې فائر بندی شوې ده، نو جناب سپیکر صاحب، دا جهګړه چې کومه ده دا صرف پرون یا دړې ورځې مخکښې چې کومه وه دا نه وه، دې نه مخکښې هم یو داسې اته جهګړې مسلسل شوې دی، هغې کښې صرف فی الحال اوس فائر بندی شوې ده او دا جهګړې صرف او صرف جناب سپیکر، د زمینی چې کوم تنازعات دی په شاملاتی رقبې باندې، دې باندې باربار کیږی لګیا دی، نو جناب سپیکر صاحب، د دې مستقل حل پکار دے۔ په دېکښې شپاړس کسان مړه او یویشت کسان په دیکښې زخمیان شوی دی، ډیرې میئندې مړې، ډیرې میئندې بورې شوې دی او ډیرې خوینندے کنډېشوې دی او ډیر بچی یتیمان شوی دی، د دې د پاره یو مستقل حل پکار دے او د دې مستقل حل سر نن نه تقریباً 2007 نه واخله تر 2012 پورې په کرم کښې تقریباً د ډیر وخت نه پنځه کاله مسلسل جنګ شروع وو او لارې بند وې۔ نن هم سر، په دې کرم کښې روډونه بند دی نو هغې د پاره یوه معاهده چې کومه د قومی مشران چې هلته کښې دوه غټ قومونه دی، یو دے اهل سنت او بل دے اهل تشیع، د دوئ ترمینځه یوه معاهده شوې وه چې په هغې کښې هغه وخت کښې پولیټیکل ایجنټ چې کوم وو، هغه اعظم خان صاحب چې نن سبا Principal Secretary to PM دے، هغوی دا فیصله کړې وه،معاهده کړې وه، هغې ته وئیلے شی "مری معاهده"، که هغې باندې دا عمل اوشی، ان شاءالله د دې مسئلې حل به رااوځی۔ هغې کښې سر غټ غټ چې کوم پوائنټس وو نو همیشه د پاره دا زمکې چې کومې شاملاتی رقبې دی، د هغې یو حل دے چې هغې کښې غټ پوائنټونه دا وو چې کوم زاړه تنازعات چې کوم سابقه فیصلې شوې دی او اصلاحات دی، قبائلی روایات دی، رواج د کرم دے او کاغذات مال چې کوم دی، په دې باندې سر هغه ټولو مشرانو معاهده شوې وه، دې ته تقویت پکار دے۔ ما د دې په باره کښې سر تقریباً لس میاشتې مخکښې یو قرارداد هم جمع کړے وو، په دغه لس میاشتو کښې کم از کم شپیته کسان په دېکښې مړه شو او ایک سوپچاس پورې په دیکښې زخمیان شوی دی، نو تر څو پورې به دا لاشونه او دا

مړی مونږ او چتوؤ، تر څو پورې به دا میئندې بورې او خوئیندې کندې کیږی؟ دې ته مستقل حل پکار دے۔مهربانی جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ریاض صاحب آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، آپ کا پوائنٹ آگیا، اس معاہدے کا کیا نام ہے؟

جناب محمد ریاض: مری معاہدہ، سر۔

جناب سپیکر: مری معاہدہ، یہ چیک کریں جی، یہ جو وزیرستان میں ابھی لڑائی ہوئی ہے تو۔۔۔۔

جناب محمد ریاض: سر، ما په دې باندې قرارداد هم جمع کړے دے، دواړو ته، دا چې کله هم جرګه کبنینی، دواړو ته دا منلے شوے دے۔

جناب سپیکر: Okay, okay ٹھیک، ٹھیک ہے۔ جی حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب، شکریہ، انگور اڈہ جنوبی وزیرستان، تحصیل برمل سے تعلق رکھنے والا ایک بچہ جو کہ پشاور میں، سپیکر صاحب، آپ کی توجہ چاہیئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میں سن رہا ہوں۔

حافظ عصام الدین: ہمارے جنوبی وزیرستان انگور اڈہ تحصیل برمل سے تعلق رکھنے والا ایک بچہ جو کہ پشاور میں ایکسل سکول ارباب روڈ پشاور میں زیر تعلیم تھا، وہ 19 اکتوبر شام پانچ بجے سردریاب چارسدہ کے مقام پر دریائے کابل میں گرا ہے، تقریباً چھ دن ہو چکے ہیں، یہ بچہ جو کہ صادق خان ولد لال خان کے نام سے ہے، یہ چھ دن ہو گئے ہیں، وہاں ریسکیو کی ٹیمیں تو گئی ہیں، وہ تلاش کر رہی ہیں لیکن نہیں مل سکا۔ جناب سپیکر صاحب، گزارش ہے، عرض ہے کہ اس کے لئے نیوی کے پاس جو ٹیمیں ہیں یا آرمی کے پاس جو ٹیمیں ہیں یا ایس ایس جی کی جو ٹیمیں ہیں، وہ بھی بھیج دی جائیں تاکہ یہ معصوم بچہ، بارہ سال کا بچہ ہے، تیرہ سال کا، جو یہاں اتنی دور سے آکر تعلیم کے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کے لئے والدین، بہن بھائیوں، اپنے علاقے، گھر بار کو چھوڑا تھا، تو عرض ہے، درخواست ہے کہ اس حوالے سے آپ کوئی سخت رولنگ جاری کریں تاکہ یہ بچہ جلد از جلد بازیاب ہو سکے اور والدین انتظار میں ہیں، بہن بھائی انتظار میں ہیں کہ ہمارے بچے کی لاش ہمیں مل سکے۔ کم از کم بچے کے کپڑے ہی ہمیں مل سکیں، تو اس کے لئے کچھ کریں۔

جناب سپیکر: Okay کامران بنگش صاحب، ان کا پوائنٹ آف آرڈر ہے، ایک بچہ ان کے علاقے کا یہاں دریا میں، سردریاب، دریائے کابل میں گر گیا تھا، تین چار دن پہلے اور وہ مل نہیں رہا۔ تو سی ایم صاحب

سے بات کر کے کوشش کریں، آرمی والے مدد کریں یا کوئی اور، تاکہ اس کی جو Dead body یا اللہ کرے، تین چار دن ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ): سر، Sorry چونکہ وہ وائس چانسلر KMU کے ساتھ Co-ordinate کرنا تھا، میں Properly سن نہیں سکا۔ میں کمشنر صاحب سے بھی بات کر لونگا اور ڈی جی ریسکیو سے بھی کہ وہ جتنا اس کو Expedite کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان سے مل کر ساری ڈیٹیل لے لیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ: جی جی، اسمبلی سیشن کے فوراً بعد ہم اس کو کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خان صاحب۔ سردار خان صاحب، جلدی جلدی، دو چار منٹ لیتے جائیں، دو ریزولیوشن بھی میرے پاس آ گئی ہیں۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر، صوبائی حکومت شکریه ادا کوم، تحصیل خوازه خیله کښې میل ډګری کالج منظور شوے دے، ډګری کالج چې دے هغه په 2016-17 کښې چمتلئی، ویلج کونسل چمتلئی کښې په هغې سیکشن فور لګیدلے وو، بیا په هغې کښې فنډ نه وو، سابقه وخت کښې فنډ نه وو، په 19-2018 ء کښې نه وو، اوس په اکیس کښې دا کالج په اے ډی پی کښې صوبائی حکومت منظور کړو خو دوباره پلاننګ افسر لاړو په چمتلئی کښې، ویلج چمتلئی کښې په هغې باندې سیکشن فور اولګولو، لهذا سپیکر صاحب، په هغې باندې ډیر غټ بلډنګونه جوړ شوی دی او دا بې مناسبه ده جی، زه د هغې امیدوار یم، هغه چمتلئی ویلج کونسل پندرہ فیصد آبادی دہ جی۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں، آپ اجلاس کے بعد کامران صاحب سے مل لیں، کامران صاحب، ان کا کالج کا ایشو ہے تاکہ آپ۔۔۔

جناب سردار خان: سر، میں دو الفاظ میں، دو الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔ خوازہ خیلہ بحرین روڈ صوبائی ملکیت بھی ہے، میں نے پلاننگ افسر کو بتایا، اس نے بولا کہ آئندہ بچوں کے لئے بائی پاس بنے گا، کون بنائے گا بائی پاس؟ نو د کامران صاحب شکریه ادا کوم چې هغوی زما سره خپل د آفس نه یو نمائنده لیږلے وو، د هغه په مخکښې ئے ما ته وئیل چې بائی پاس به آئنده جوړیږی، د بچو تګ راتګ بہت مشکل ہے جی، آئندہ کے لئے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں آپ سب سے کہتا ہوں کہ یہ پوائنٹس آف آرڈر ہوا میں اڑ جاتے ہیں، آپ کال اٹنشن لایا کریں تاکہ متعلقہ محکمے سے ہم جواب لیا کریں یا آپ اس کے اوپر کوئی بات کر سکیں۔ تو یہ بات ویسے ہوتی ہے، ویسے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا جب تک کہ آپ Proper نہ کریں۔ پختون یار خان، جی پختون یار خان۔

جناب پختون یار خان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شارٹ، شارٹ بات کریں۔

جناب پختون یار خان: ٹھیک ہے، سر۔ جناب سپیکر صاحب، حالیہ چند دنوں میں بنوں کے لوگوں میں نرسنگ کالج بنوں جس کی منظوری بنوں میں دی گئی تھی اور جس کے لئے زنانہ ہسپتال بنوں میں کروڑوں روپے کی مالیت سے عمارت بھی تعمیر کروائی گئی اور وہاں پہ آلات وغیرہ بھی نصب کئے گئے اور سینکڑوں مردانہ زنانہ سٹاف کو پڑھانے کی حکمت عملی بھی تیار کرائی گئی، تاہم اب بنوں کے لوگوں میں یہ خدشہ پایا جاتا ہے کہ مذکورہ کالج کو بنوں سے کسی اور جگہ منتقل کیا جارہا ہے، اس لئے میں ایوان کی وساطت سے وزیر برائے صحت فی الفور اس اہم قومی مسئلے پر اپنی وضاحت کریں کیونکہ میرے سمیت کوئی بھی اس کالج کو بنوں سے منتقل کرنے نہیں دے گا اور مجھ سمیت ہر کوئی اس کالج کی منتقلی کے خلاف احتجاج کرے گا، لہذا حکومت اور محکمہ صحت نے اگر کوئی ایسا اقدام واقعی طور پر لیا ہے تو اس کو واپس کرے کیونکہ اس سے بنوں کے عوام میں کافی اشتعال پایا جاتا ہے جی، لہذا میری اس آواز کو پورے بنوں کے عوام کی آواز سمجھ کر اس قومی اور اہم مسئلے پر وزیر صحت صاحب اپنا Response دیں کہ آیا نرسنگ کالج واقعی بنوں سے کسی دوسرے ضلع پر منتقلی حقیقت پر مبنی بات ہے بھی یا نہیں ہے؟ اگر ہے تو فی الفور واپس لیں اور اگر نہیں تو پھر بھی بنوں کے عوام کو تسلی دیں کہ بنوں سے کالج مذکورہ کہیں نہیں تبدیل کیا جائے گا اور جو نرسنگ کالج بند پڑا ہوا ہے، اس کو بھی فی الفور بنوں کے عوام اور سینکڑوں نرسنگ سٹاف اور پیرامیڈیکس کے لئے کھول دیا جائے۔

جناب سپیکر: کل ہیلتھ منسٹر آئیں گے، ان شاء اللہ ان سے جواب لے لیں گے۔

جناب پختون یار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عبدالسلام خان، عبدالسلام صاحب، ریزولیوشن۔ جی عبدالسلام صاحب۔

قراردادیں

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

یہ اسمبلی ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی ناقابل فراموش خدمات کو خراج تحسین پیش کرتی ہے، ہمارا ملک عبدالقدیر خان کی بے مثال اور لازوال خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ انہوں نے ایٹمی پروگرام کے باعث آج پاکستان کو ناقابل تسخیر بنایا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ملک و ملت بلکہ عالم اسلام کے عظیم محسن تھے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان مرحوم ہمارے حقیقی ہیرو اور قیمتی اثاثہ تھے۔ ملک و قوم کے لئے ان کی بیش بہا خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر صاحب، ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ملک کا دفاع ناقابل تسخیر بنا کر دشمن ملک بھارت کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی وفات پر ہر پاکستانی غم میں مبتلا ہے، وہ محسن پاکستان ہیں۔ ایٹمی پروگرام دے کر انہوں نے ملک پر جو احسان کیا ہے وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی وفات بحیثیت قوم بلاشبہ پاکستان کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ڈاکٹر اے کیو خان کی وفات سے وہ خلاء پیدا ہوا ہے جو شاید کبھی پر نہ ہو سکے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان جیسے مسلمان سائنسدان صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی آخر الزمان ﷺ کے صدقے ڈاکٹر عبدالقدیر خان مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ان کی وفات کے دن کو ہر سال یوم سوگ کے طور پر منایا جائے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں اپنے محسن اسلام، محسن پاکستان اور قومی ہیرو کو نہ بھول سکیں۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں یہ Add کریں کہ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ان کی وفات کے دن کو ہر سال یوم سوگ کے طور پہ منایا جائے۔ اس میں یہ Add کر لیں کہ یہ سفارش آپ وفاقی حکومت سے کر رہے ہیں تاکہ پھر پورے ملک میں ایک جیسا وہ ہو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

<u>جناب ضیاء اللہ خان</u>: جی جناب سپیکر، یہ قرارداد جوائنٹ ہے ہماری، میری اور میجر ریٹائرڈ شاداد خان صاحب، اس کی جانب سے بھی ہے۔ سر، کوہاٹ میں ہائی کورٹ کے Decision کے مطابق روشنی

پرائیویٹ سکول اور تجارتی سرگرمیوں سے متعلق عمارات کو KDA کی حدود سے ایک سال کے اندر اندر باہر کیا جائے۔ لیکن تاحال KDA نے ان عمارتوں کے لئے کوئی متبادل زمین فراہم نہیں کی ہے، اگر KDA نے بروقت متبادل زمین فراہم نہ کی تو اس سے نہ صرف نونہالان قوم کا قیمتی تعلیمی وقت خراب ہوگا بلکہ کوئی بھی اچانک عمل سینکڑوں اساتذہ کو بے روزگار کر کے بہت سے خاندانوں کے لئے معاشی مسائل کو جنم دے گا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ صوبائی حکومت سے کہ پرائیویٹ سکولز اور دیگر تجارتی عمارتوں کے لئے متبادل زمین کا فی الفور بندوبست کرے تاکہ کسی بھی غیر یقینی صورتحال سے بچا جا سکے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed, Ji, Waqar Khan, the last one.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے اس گورنمنٹ سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ حالیہ میٹرک کے ریزلٹس آئے ہیں، جس طرح Covid کی وجہ سے بچوں کو فارمولے کے تحت پاس کیا گیا ہے، زیادہ تر بچے وہ تعلیم سے محروم ہو رہے ہیں کیونکہ ان کو داخلے نہیں مل رہے، تو میری گورنمنٹ سے ریکویسٹ ہے کہ ان کی سیٹیں یا بڑھائی جائیں یا دوسری شفٹ شروع کی جائے تاکہ کوئی بھی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہ سکے۔

Mr. Speaker: Okay. Ikhtiar Wali, point of order?

جناب اختیار ولی: سر، پوائنٹ آف آرڈر ہے، میرا اوالا سب سے آخر میں آگیا ہے۔ جناب سپیکر، اس ہاؤس کے جتنے بھی ہم دوست ہیں، ہم ساتھی ہیں، We are representing the public of Khyber Pakhtunkhwa, the common people، عام لوگوں کی ہم یہاں پہ نمائندگی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، اس وقت میرے حلقے کے عوام، میرے ضلع نوشہرہ کے عوام، مختلف گاؤں سے لوگ ہمارے حجروں میں آکر پوچھتے ہیں کہ یہ مہنگائی کا کیا ہوگا، یہ روٹی کہاں پہنچ رہی ہے، یہ بے روزگاری کا کیا ہوگا؟ جناب سپیکر، اس وقت پاکستان کے Foreign exchange reserves جو ہیں وہ Sixteen point five (16.5) billion پہ آگئے ہیں جو ایک خطرناک حد ہے، ہمارا روپیہ روزانہ نیچے گر رہا ہے، ڈالر اوپر جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، دال اور سبزی، یہ پہلے زمانے میں سب لوگ

کھاتے تھے، آج یہ VIP لوگوں کی خوراک ہوگئی ہے، ایک کلو چھوٹا گوشت سولہ سو روپے کا مل رہا ہے۔ جناب سپیکر، ایسے حالات میں جب مزدوروں کے پاس کام کرنے کے لئے مزدوری نہ ہو، جن کی اپنی اجرت ہزار روپے نہیں بنتی، وہ گوشت تو بڑی درکنار، وہ سبزی لینے کے لائق نہیں ہیں۔ یہاں پر اگر میں کسی سے پوچھوں کہ آپ کو پتہ ہے کہ آج کل ہری مرچوں کا نرخ کیا ہے، آلو کس بھاؤ بک رہے ہیں، دالوں کا کیا نرخ ہوگیا ہے؟ گھی چار سو روپے کلو سے اوپر چلا گیا ہے۔ جناب سپیکر، ہر چوک میں لوگ مظاہرے کر رہے ہیں، پاکستانی عوام عاجز آچکے ہیں۔ اب ایسے حالات میں جب مہنگائی بڑھے گی، روزگار نہیں ہوگا، کارخانے نہیں چلیں گے، تاجروں کا کام رک جائے گا تو جناب سپیکر، کیا ہوگا؟ ایسے میں خونی انقلاب آتے ہیں، ایسے حالات میں ملک میں خانہ جنگی پیدا ہوتی ہے، میں ان سے یہ درخواست کرونگا جو حاکم وقت ہیں، جو اس وقت نظام حکومت چلا رہے ہیں، جن کے پاس اس وقت خزانوں کی کنجیاں بھی ہیں اور بھرپور اختیارات ہیں، آپ کیا کر رہے ہیں، آپ لوگوں کو نہیں دیکھ رہے ہیں، کیا آپ کے پاس آپ کے حجرے میں لوگ نہیں آتے، کیا آپکو لوگ طعنہ نہیں دیتے کہ پٹرول ایک سو چالیس (140) روپے کا لٹر کیوں ہوگیا؟ جبکہ آپ کا وعدہ تھا کہ چالیس روپے میں بیچیں گے، آپ کی حکومت میں بجلی کا ایک یونٹ تیس روپے تک پہنچ چکا ہے، ایسے حالات میں جب آٹا خریدنے کی لوگوں کی طاقت اور استطاعت نہ رہے، ایسے حالات میں جب لوگوں کے گھروں میں بھوک اور افلاس کے ڈیرے ہوں جناب سپیکر، آپ نے دیکھا ہوگا اس دن ایک گھر سے صبح، رات کو ماں اور باپ نے زہر منگوائی، میرے خیال میں ان کے پاس وہی کوئی بیس پچیس روپے بچ گئے تھے، اس کا زہر منگوایا، بچوں کو بھی پلایا، خود بھی پی گئے اور صبح ان کے گھروں سے چھ چھ لاشیں اٹھیں، تو جناب سپیکر، اگر گھروں سے زہر آلود لاشیں نکلتی ہیں، ایسے حالات میں جب لوگوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی Option نہ بچتا ہو تو حکومت سے میری درخواست ہے کہ آپ اگر ساڑھے تین سال تو آپ کی حکومت پاکستان میں ہوگئی، اس صوبے میں آپ کی حکومت کو یہ نواں سال جاری ہے، اگر آپ نہیں کر سکتے تو لوگوں کو آپ نے جھوٹے دعوے کیوں کیئے، آپ نے غلط وعدے کیوں کیے کہ ہم آپ کو نیا پاکستان بنا کر دیں گے؟۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>جناب اختیار ولی:</u> ایک منٹ جناب سپیکر، ایک منٹ۔

<u>جناب سپیکر:</u> This is no point of order، دیکھیں ناں اس میں آپ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں تو ہاؤس کے اندر ڈیبیٹ کروالیں، جی ان کا مائیک کھولیں، یہ ایڈجرنمنٹ موشن بنتا ہے۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، آپ ایڈ جرنمنٹ موشن کی بات کرتے ہیں، کال اٹنشن کی بات کرتے ہیں، یہ دیکھیں جو آج میرا لگا ہے یہ تین مہینے پہلے میں نے داخل کیا تھا، یہاں پہ جو Urgent matters ہوتے ہیں یہاں پر لوگ اس سورے پل میں اسمبلی گیٹ کے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں، ان کا مسئلہ اگر ہم یہاں پہ پوائنٹ آف آرڈر پہ نہ بول سکیں، لکھ کر آپ کو دے دیں اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرادیں، تو خدا کی قسم مہینے گزر جاتے ہیں، لوگ باہر بیمار ہوتے ہیں، مر جاتے ہیں، ان کا چالیسواں بھی ہو جاتا ہے، یہ ایسے حالات ہیں سر، کہ اس سسٹم کو ٹھیک کریں، کم از کم اگر اور کچھ نہیں تو اسمبلی کے سسٹم کو ٹھیک کریں کہ سوال جو ہو اس کو چھ چھ مہینے نہ گزریں، کال اٹنشن کو تین تین مہینے نہ لگیں، تحریک التواء پہ مہینے نہ گزریں، تو پوائنٹ آف آرڈر ہی ہمارے پاس رہ جاتا ہے، آج پھر آپ اجلاس ملتوی کر دیں گے، پھر پتہ نہیں کب آپ سے ملاقات ہو گی؟ سپیکر صاحب، تو گزارش یہ ہے۔

جناب سپیکر: کل ملاقات کریں گے آپ سے، ان شاء اللہ کل ملاقات ہو گی۔

جناب اختیار ولی: بڑی زہے نصیب جی، آپ سے ملاقات ہو تو بہتر بات ہے، موقع دیا کریں، یہاں پہ بولنے کے لئے اور ہے ہی کیا۔۔۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب اختیار ولی: اور یہ صرف میں آخری گزارش ان سے یہی کرونگا کہ ساڑھے تین سال میں آپ کی حکومت کی پرفارمنس ستائیس ہزار ارب روپیہ لے کر آپ کی Performance poor ہے، نہیں کر سکتے تو چھوڑ دو، توڑ دو یہ اسمبلیاں اور نئے الیکشن کا اعلان کرو، آجائے گا کوئی اور بہتر وہ سنبھال لے گا ان معاملات کو، ٹھیک ہو جائے یہ ملک، غریبوں کی بھی سن لی جائے گی، مزدوروں کی بھی سن لی جائے گی، سب کی سنی جائے گی لیکن اس طرح جھوٹی باتوں، جھوٹے وعدوں سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی کامران بنگش صاحب، آپ نے Respond کرنا ہے۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ): شکریہ مسٹر سپیکر، آپ کا شکریہ کہ اس طرح کے اہم جو عوامی ایشوز ہیں، یہ آپ نے بالکل بجا فرمایا کہ یہ ایڈ جرنمنٹ موشن میں ہونے چاہئیں اور میں مسٹر سپیکر، Statistically بتا سکتا ہوں، میرے Honourable colleague کو کہ یہ کوئی پاکستان کا مسئلہ نہیں ہے، یہ ان جیسے Educated شخص اگر اس طرح کی باتوں پہ پوائنٹ سکورنگ کریں گے تو افسوس ہی ہو گا، ہمیں اور کوئی نہیں، یہ ایک Global phenomena ہے مسٹر سپیکر، پوری دنیا میں Covid کے، Pandemic جس نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا، اس میں

آپ یہ Appreciate کریں کہ موجودہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے جس طریقے سے Deliver کیا، پاکستان کو ایک بہت بڑے خطرے سے دوچار ہونے سے بچایا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر رحم کیا۔ مسٹر سپیکر، انہوں نے جو بات کی ہے، میں اپنی بات نہیں کر رہا، میں Bloomberg کی رپورٹ وہ ان کے ساتھ یہ خود دیکھ لیں، اس کو Bloomberg کی رپورٹ یہ ہے کہ 2008 کی Economic recession کے بعد 2021 کی یہ سب سے بڑی Economic recession آئی ہے جس نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے مسٹر سپیکر، روزمرہ اشیاء کی اگر آپ بات کریں تو پاکستان میں کبھی دو Digits سے، ان حالات میں بھی دو Digits سے زیادہ SPI index نہیں آیا، مسٹر سپیکر، دنیا بھر میں روزمرہ Grocery items one hundred twenty percent (120%) تک بڑی ہیں، یہ میں آپ کو Developed World کی بات بتا رہا ہوں Under developed یہ اگر آپ پٹرول کی بات کر رہے ہیں POL items کی بات کر رہے ہیں تو ہمارا ہی ہمسایہ ملک ہے جو ایک غریب ملک ہے، اس میں مسٹر سپیکر، دو سو تیس (230) روپے سے، بنگلہ دیش میں پٹرول دو سو تیس (230) روپے سے زیادہ مہنگا ہے، پھر مسٹر سپیکر، اگر اتنی زیادہ ڈیٹیل کی ضرورت ہے تو اس کے اوپر ہم بحث کر لیتے ہیں، میرے Honorable colleague شاید ضروری کام سے باہر گئے ہیں، انہی کے اوپر ہم Respond کر رہے تھے، ادھر بھی مسٹر سپیکر، ہر چیز کا جواز ہے، انہوں نے جو بات کی ہے، انتہائی افسوس ناک بات ہے، اگر کسی فیملی نے خودکشی کی ہے اور ہم اس پر As a human being, as a representative ہم انتہائی افسردہ ہیں اس بات کے اوپر لیکن مسٹر سپیکر، ہر چیز کے اوپر سیاست کرنا، لوگوں کی لاشوں کے اوپر خدانخواستہ سیاست کرنا، ایسے معاملات میں سیاست کرنا یہ ہمیں زیب نہیں دیتا، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، یہ ایک Open forum ہے، اس کے اوپر Global statistics میں شیئر کرنے کے لئے تیار ہوں کہ کس کس جگہ پہ کتنی کتنی مہنگائی آئی ہے؟ آپ کے پاس یہ Logic ہے کہ امریکہ میں تو وہاں پہ تو جی ڈی پی بہت زیادہ ہے، تو بنگلہ دیش میں تو اتنی زیادہ نہیں ہے، اگر وہاں پہ دو سو تیس (230) روپے پہ پٹرول بک رہا ہے جو پاکستانی روپے ہے، پاک روپے پر (230) میں وہاں پہ بک رہا ہے، انڈیا ہمارا بالکل قریبی ملک ہے، وہاں پہ آپ دیکھ لیں، دو سو روپے سے زیادہ ہے، ہم نے اپنا جو ٹیکس ہے وہ چھ پرسنٹ تک Reduce کیا ہے جو ان کے ادوار میں پینتالیس پرسنٹ تک ہوتا تھا، اسی پہ ہمارا Criticism تھا، Eighty five dollars brand price بڑھ گئی ہے Eighty five

dollar سے زیادہ بڑھ گئی ہے جو کہ Globally سب سے زیادہ ریٹ ہے، تاریخ میں کبھی اتنا ریٹ نہیں آیا، تو اس حساب سے اگر آپ دیکھیں گے تو مسٹر سپیکر Reality یہی ہے، ہمیں اس چیز کا ادراک ہے، ہم Targeted subsidies کی طرف جا رہے ہیں، ان شاءاللہ جو Lower middle class طبقہ جو متاثر ہوا ہے، ان کو ہم ان شاءاللہ اٹھائیں گے، احساس جیسے پروگرام موجودہ حکومت نے شروع کئے ہیں جس سے غریب طبقے کو فائدہ پہنچ رہا ہے، اس صوبے میں ہر شخص کی جیب میں دس لاکھ روپے کا، دس لاکھ روپے کا مسٹر سپیکر Health insurance ہے، ایک غریب شخص کے لئے ایک Lower middle class شخص کے لئے سب سے زیادہ مسئلہ ہیلتھ کا ہوتا، وہ اس موجودہ حکومت نے دے دیا ہے۔ سوشل پروٹیکشن کے بڑے بڑے منصوبے ہیں، الحمد للہ اربوں روپے موجودہ صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت اس میں ڈال رہی ہیں، سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ ہیلتھ سسٹم کے علاوہ ایجوکیشن سسٹم، ہم Basic infrastructure کے اوپر کام کر رہے ہیں۔ مسٹر سپیکر، ہماری Commitment ہے، ہم ان شاءاللہ غریب اور متوسط طبقے کو اٹھائیں گے Targeted subsidies جو ہے پرائم منسٹر نے اناؤنس کی ہے، وہ ہم دیں گے، جو چار Basic grocery items ہیں جن کا سب سے زیادہ غریب لوگوں کے ساتھ ڈائریکٹ واسطہ ہوتا ہے، ان کے اوپر بہت جلد ایک میگا سبسڈی اناؤنس ہونے جا رہی ہے جو کہ پورے پاکستان کے لوگوں کو ملے گی۔ بہت شکریہ، مسٹر سپیکر۔

Mr. Speaker: Thank you, the sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, 26th October، 2021.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 26 اکتوبر 2021 دوپہر دو بجے دوپہر تک کے لئے ملتوی ہو گیا)